REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R-N 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ٭ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO P/GDP-23

جلد ۴۴ — شمارہ ۴۵

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ

سالانہ ۱۰۰ روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن

بذریعہ بحری ڈاک دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ ۱۴ ۱۳۷۵

۱۵ جمادی الثانی ۱۴۱۶ ہجری — ۹ نبوت ۱۳۷۴ ہش — ۹ نومبر ۱۹۹۵ء

اخبار احمدیہ

لندن ۷ نومبر (ایم ۔ ٹی ۔ اے) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔

احباب جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابیوں اور خصوصی حفاظت کے لئے درد دل سے دعا جاری رکھیں ۔ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَ مَتِّعْنَا بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ عُمْرِہٖ وَ اَمْرِہٖ ٭

جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد اور برکات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاداتِ عالیہ

۱۔ ایمان اور معرفت میں ترقی

"اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔"

(روحانی خزائن جلد ۴ ۔ آسمانی فیصلہ صفحہ ۳۵۲)

"تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔"

(۷ دسمبر ۱۸۹۲ء مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۰)

۲۔ روحانی فوائد اور ثواب

"سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔"

"اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۱)

"اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے۔ جو.... وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے"

(روحانی خزائن، جلد ۴ آسمانی فیصلہ صفحہ ۳۵۲)

۳۔ اخلاق فاضلہ اور دینی مہمات میں سرگرمی

"اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔"

(روحانی خزائن، جلد ۶ شہادۃ القرآن صفحہ ۳۹۴)

۴۔ صالحین کی صحبت سے فیض

"..... غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے..... اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے ..... کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔"

(روحانی خزائن: جلد ۴ ۔ آسمانی فیصلہ صفحہ ۳۵۱)

۵۔ دینی ہمدردی کیلئے تدابیر حسنہ:-

"اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ دین حق کے قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔"

(۷ دسمبر ۱۸۹۲ء مجموعہ اشتہارات جلد اول، صفحہ ۳۴۰-۳۴۱)

۶۔ نئے احباب سے تعارف:

"ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا"

(روحانی خزائن جلد ۴ آسمانی فیصلہ صفحہ ۳۵۲)

۷۔ رنجشیں اور اجنبیت مٹانے کا ذریعہ

"اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائے گی۔"

(روحانی خزائن، جلد ۴ آسمانی فیصلہ صفحہ ۳۵۲)

۸۔ وفات پا جانے والوں کیلئے اجتماعی دعائے مغفرت

"جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔"

(روحانی خزائن، جلد ۴ ۔ آسمانی فیصلہ، صفحہ ۳۵۲)

جلسہ سالانہ قادیان ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان ٭

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان

مورخہ ۹ نبوت ۱۳۷۴ ہش

خدائے واحد کی تبلیغ

(۲)

اسلام کو یہ بھی فخر حاصل ہے کہ اس نے خدا کی واحدانیت کی تعلیم کو دنیا کے تمام انسانوں کو اتفاق و اتحاد اور پیار و محبت کے بندھن میں باندھنے کے لئے بھی استعمال کیا ہے قرآن مجید کا فرمان ہے کہ جب انسان ایک خدا کے ساتھ اپنے رشتے کو مضبوط کئے رکھیں گے تو اس رشتے کی وجہ سے ہی ان کے درمیان رشتۂ محبت و اخوت قائم و دائم ہو گا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُل یا اھل الکتاب تعالوا الیٰ کلمة سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا

یعنی اے مذہبی مقدس کتب کے ماننے والو ایک ایسی بات پر اکٹھے ہو جاؤ جو بنیادی طور پر ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے یعنی ہم اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہ کریں اور نہ کسی چیز کو اس کا شریک ٹھہرائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر اس ایک قدرِ مشترک پر ہی آج کی دنیا کے مذاہب اکٹھے ہو جائیں اور محبت و یگانگت کے اس پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں تو دنیا کی بہت سی بے چینیوں اور بد امنیوں کا حل نکل سکتا ہے۔ ایک گھر یا ایک خاندان کے افراد جب آپس میں کسی وجہ سے جھگڑ پڑتے یا کسی مسئلے کا شکار ہو جاتے ہیں تو کسی ایک سربراہ کی طرف ہی رُخ کر کے وہ اپنے جھگڑے یا مسائل کو حل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں بالکل اسی طرح آج کی دنیا کے تمام مسائل کا حل اور اتفاق و اتحاد کی برکت صرف اور صرف تمام دنیا کے ایک خدا کو ہی مان لینے میں مضمر ہے۔ اسی عظیم الشان حل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آج سے چودہ سو سال قبل سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا تھا

”اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے۔ تمہارا باپ بھی ایک ہے تم میں سے ہر ایک آدم کی اولاد ہے اور آدم مٹی سے پیدا کیا گیا تھا تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ شخص ہے جو اپنے رب سے سب سے زیادہ پیار کرتا اور اس بات سے ڈرتا ہے کہ کہیں اس کا رب اس سے ناراض نہ ہو جائے یاد رکھو کسی عربی کو کسی غیر عربی پر اور نہ کسی غیر عربی کو عربی پر کوئی فضیلت ہے۔ نہ سیاہ رنگ والے کی سفید رنگ والے پر اور نہ کسی سفید رنگ والے کو سیاہ رنگ والے پر کوئی فوقیت ہے جب تم سب ایک خدا کے ماننے والے ہو تو تم سب بھی ایک ہو کر رہو۔ اے لوگو! تم آپس میں بھائی بھائی ہو تم لوگ خواہ کسی بھی قوم یا قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو اور کسی بھی درجے کے مالک ہو سب آپس میں برابر ہو کسی آدمی کی جان یا مال لینا یا اس کی عزت پر حملہ کرنا بہت بڑا ظلم اور معصیت ہے۔“

(زاد المعاد)

محترم قارئین! ہمارے آج کے اس دور میں حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اطاعت کرتے ہوئے تمام نبیوں کے بروز امام مہدی اور مسیح موعود نے بھی ملک

اوتار حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس بھولی بھٹکی اور ظلمت و ضلالت میں پڑی ہوئی دنیا کو قرآن مجید کی ہی تعلیم کی روشنی میں پھر سے خدائے واحد کی طرف بلایا ہے اور خدائے واحد کے نام پر ہی ان کو آپس میں ایک دوسرے سے پیار و محبت سے رہنے کی تعلیم دی ہے چنانچہ آپ اپنے لیکچر ”پیغام صلح“ میں فرماتے ہیں:-

”اے سامعین! ہم سب کیا مسلمان اور کیا ہندو باوجود صدہا اختلافات کے اس خدا پر ایمان لانے میں شریک ہیں جو دنیا کا خالق و مالک ہے اور ایسا ہی ہم سب انسان کے نام میں بھی شراکت رکھتے ہیں یعنی ہم سب انسان کہلاتے ہیں اور ایسا ہی بباعث ایک ہی ملک کے باشندہ ہونے کے ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں اس لئے ہمارا فرض ہے کہ صفائے سینہ اور نیک نیتی کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں اور دین و دنیا کی مشکلات میں ایک دوسرے کی ہمدردی کریں۔ ایسی ہمدردی کریں کہ گویا ایک دوسرے کے اعضاء بن جائیں۔“

(لیکچر پیغام صلح بمقام لاہور مئی ۱۹۰۸ء)

اسی طرح آپ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں ؎

سنو اب وقت توحید اتم ہے
ستم اب مائل ملک عدم ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخلوق خدا کے لئے عظیم الشان اور گہری ہمدردی اور جذبۂ اخوت و محبت سے بھرپور تعلیم کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے اخبار فری ٹیمز جمل نیشنل ۱۳؍ نومبر ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں لکھا:-

”(آج سے) چالیس برس پہلے یعنی اس وقت جب مہاتما گاندھی ابھی ہندوستان کی افق سیاست پر نمودار نہیں ہوئے تھے حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی تجاویز رسالہ پیغام صلح کی شکل میں ظاہر فرمائیں جن پر عمل کرنے سے ملک کی مختلف قوموں کے درمیان اتفاق و اتحاد اور محبت و مفاہمت پیدا ہوتی ہے آپ کی یہ شدید خواہش تھی کہ لوگوں میں رواداری اخوت اور محبت کی روح پیدا ہو۔ بلا شبہ آپ کی شخصیت لائق صد تحسین اور قابلِ قدر ہے۔“

پس حقیقت یہ ہے کہ خدائے واحد اور توحید حقیقی مذاہب کی جان ہے (باقی صفحہ ۱۳)

(باقی صفحہ ۱۳)

اعلانِ نکاح و تقریبِ شادی

۲۹؍ اکتوبر ۱۹۹۵ء بروز اتوار ۸ بجے شب مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ ساجدہ نسرین صاحبہ بنت مکرم محمد عبد الواسع صاحب صدیقی مرحوم آف حیدرآباد بارہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب نے زہرہ کنکشن ہال بلال نگر۔ کالے پتھر۔ حیدرآباد میں کیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے خطبہ نکاح میں موقع کی مناسبت سے حقوقِ زوجین اور نکاح کی حکمت پر روشنی ڈالی۔

بعد ازاں رخصتی عمل میں آئی۔

اگلے دن ۳۰؍ اکتوبر ۹۵ء کو مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے سہانا کنکشن گارڈن میں تین صد افراد کو دعوتِ ولیمہ پر مدعو کیا احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کے لئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے باعث برکت کرے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے آمین

(خاکسار۔ محمد عظمت اللہ احمدی بہادر پورہ۔ حیدرآباد)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹرز:-
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ پاکستان

PHONE- 04524-649

طالبانِ دعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

۱۶۔ مینگو لین کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

فون نمبرز:-
۲۴۸۵۲۲۲
۲۴۸۱۶۵۲
۲۴۳۰۷۹۴

ارشادِ نبویؐ

اِجْتَنِبُوا الْغَضَبَ

(سخت غصہ سے بچو)

(منجانب)

یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی۔

خطبہ جمعہ

نماز کا صبر کے ساتھ ایک گہرا رشتہ ہے اور حقیقت میں نماز اسی کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرنے والا ہو ـــــــ!

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ
فرمودہ ۴ اگست ۱۹۹۵ء مطابق ۴ ظہور ۱۳۷۴ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ - پھر فرمایا:۔

یہ جلسہ سالانہ جو ابھی گزرا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اسی کے رحم سے، اسی کے اذن سے بے شمار رحمتوں اور فضلوں کی بارشیں برسا کر چلا گیا لیکن اس کی تر و تازگی، اس کی شادابی آئندہ جلسے تک دلوں کو ہمیشہ تر و تازہ رکھے گی اور پُر بہار رکھے گی۔ بلکہ بہت سے دوست جو ملنے کے لئے آئے انہوں نے تو یہ کہا کہ یوں لگتا ہے کہ اس جلسے کی یاد ہمیشہ زندگی کا ساتھ دے گی اور جو روحانی لطف ہمیں یہاں نصیب ہوئے ہیں جب ہم جلسہ کے لئے آئے تھے تو تصور بھی نہیں تھا کہ کیا کچھ لینے جا رہے ہیں اور اس اظہار میں ہر قوم کے لوگ شامل ہیں۔ نئے آنے والے بھی اور پرانے بھی، مغربی بھی اور مشرقی بھی سب کا یہ تاثر ایک قدر واحد ہے سب میں مشترک ہے کہ یہ جلسہ خدا کے خاص فضلوں اور رحمتوں کا نشان بن کر آیا اور ایسا نشان بنا ہے جو آئندہ نسلوں کے لئے بھی ہمیشہ نشان کا کام دے گا۔

جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے وہ اسی غرض سے چنی ہیں کیونکہ میں اس سے پہلے صبر کا مضمون بیان کر رہا ہوں اور آج بھی صبر ہی کے مضمون پر مزید کچھ کہنا تھا مگر اس آیت کریمہ نے ان دونوں باتوں کو جوڑ دیا ہے اس جلسے کا مضمون اور صبر کا مضمون اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ" ان مخالفوں کو ان کے رسولوں نے کہا۔ "اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ" ہم بھی تو تمہاری ہی طرح کے انسان ہیں اس سے بڑھ کر تو نہیں "وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ" یہ اللہ کی شان ہے جس پر چاہتا ہے اس پر احسان فرماتا چلا جاتا ہے تم پر کیوں اس کے احسان نہیں ہو رہے۔ یہ مراد ہے۔ یہ مفہوم ہے جو اس میں مضمر ہے کہ ہم بھی تو انسان ہیں تم بھی انسان ہو ہمارے پاس کون سی طاقت ہے کہ اللہ سے زبردستی احسان چھین سکیں مگر احسان برستے ہیں تو ہمارے کاندھوں پر ہمارے سروں پر بارش ہوتی ہے اور تم خالی بلکہ اس کے برعکس نظارے دیکھ رہے ہو "وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ" اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اس پر بکثرت احسان فرماتا ہے "وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ" اس کے دو معنے ہیں مترجمین نے ایک ترجمہ یہ کیا ہے کہ ہم میں یہ طاقت نہیں ہے کہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی بھی روشن نشان یا روشن دلیل لا سکیں اور ایک ترجمہ یہ ہے کہ ہم میں کب طاقت تھی کہ اپنے زور سے کوئی بھی روشن نشان اور کوئی غالب دلیل تمہارے سامنے پیش کر سکتے مگر جو کچھ ہوا ہے اللہ کے اذن سے ہوا ہے کیونکہ صرف اللہ ہی کو اختیار ہے کہ وہ چاہے تو کسی کو ایک غلبے والی دلیل یا روشن نشان عطا فرمائے تو مجھے تو یہی معنی یہاں موزوں بھی دکھائی دیتا ہے ویسے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور انبیاء کے حوالوں سے یہی معنی سجتا ہے۔ دوسرا بھی درست ہے، ایک دائمی حقیقت ہے کہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی روشن نشان کسی کو عطا نہیں ہو سکتا مگر "وَمَا كَانَ لَنَآ" میں جو مفہوم ہے کہ ہو چکا ہے اور ہماری طاقت میں نہیں تھا، نشان تو آیا ہے مگر ہم اپنی طاقت سے نہیں لائے "وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ" اور جو نشان ہیں یہ اتفاقی حادثہ کے طور پر نہیں، یہ جاری رہنے والے نشان ہیں اور اللہ پر توکل کے نتیجے میں عطا ہوتے ہیں اور ہم آئندہ بھی توکل ہی کرتے چلے جائیں گے۔ پس یہ نشان چونکہ اپنی ذات، اپنی کوشش اپنی ذہنی تدبیروں یا چالاکیوں سے نصیب نہیں ہوا کرتا بلکہ توکل کرنے والوں کو اللہ کی طرف سے عطا ہوتا ہے اس لئے فرمایا۔ "وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ" چاہئے کہ مومن اللہ پر ہی توکل کریں "وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ" اور ہمیں ہوا کیا ہے کہ ہم اللہ پر توکل نہ کریں "وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا" وہ ہمیں بارہا ہماری ہدایت کے رستے دکھاتا چلا آرہا ہے۔ دکھا چکا ہے۔ جب بھی کوئی مشکل درپیش ہو۔ جب بھی ہم دوراہے پر کھڑے ہوئے اس نے ہمیشہ ہدایت کے رستے ہمیں دکھائے تو وہ خدا آئندہ ہمیں کب چھوڑے گا۔ پس جس نے تمام ماضی میں ہمارا ساتھ دیا، ہر مشکل کے وقت ہمارے کام آیا، ہر مشکل فیصلے کے وقت صحیح فیصلے کی توفیق بخشی ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم ایسے خدا پر توکل نہ کریں اور یقین نہ رکھیں کہ آئندہ بھی وہ ہم سے ایسا ہی سلوک فرمائے گا۔

"وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا" ہم ضرور صبر کریں گے ہرگز صبر کا دامن نہیں چھوڑیں گے اس چیز پر جو تم ہمیں تکلیف پہنچاتے ہو۔ اب اس سے پتہ چلتا ہے کہ صبر کا یہ مضمون پہلے سے ان آیات میں مضمر ہے۔ مومن جب خدا سے انعامات پاتے ہیں اس پر توکل کرتے ہیں تو جانتے ہیں کہ دشمن نے بہت تکلیفیں پہنچائی تھیں اور ان کا بد نتیجہ نکلنے کا احتمال تھا لیکن

کیونکہ یہ نتیجہ نہیں نکلا اس لئے کہ ہم نے صبر کیا خدا نے ہمیں صبر کی توفیق بخشی اور اللہ نے صبر کو قبول فرما لیا اور اس کے نتیجہ میں پھر ہمارے صبر آسمان سے ہم پر رحمتوں کی بارشیں بن کر اترے۔ یہ مضمون ہے جو پہلے ہی سے ان آیات میں مضمر چلا آرہا تھا یہاں آ کر کھل گیا ہے۔ "ولنصبرنّ علیٰ ما اٰذیتمونا" اب ہم زیادہ پختہ عہد کرتے ہیں پہلے سے بڑھ کر قطعی طور پر فیصلہ کر چکے ہیں کہ جو تم دکھ پہنچاؤ گے ہم اس پر صبر کرتے چلے جائیں گے وعلی اللّٰہ فلیتوکل المتوکلون اور پھر اسی بات پر توکل پر ہی مضمون کو عروج تک پہنچایا ہے۔ پس توکل کے یہ نتیجے ہوا کرتے ہیں اسی کو توکل کہتے ہیں۔

صبر کرنا خصوصاً ایسے وقت میں جب کہ صبر کا دامن چھوڑا بھی جا سکتا ہو اس وقت اگر کوئی انسان صبر کرے تو اس کا اجر ضرور اس کو عطا ہوتا ہے اور مومن کو چاہئے کہ ہمیشہ اللہ پر ہی توکل کرتا رہے

اب میں صبر کے متعلق مزید کچھ باتیں بعض احادیث کے حوالے سے اور بعض حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے آپ کے سامنے رکھتا ہوں چونکہ مضمون بہت وسیع ہے' بہت سی آیات ہیں جو صبر کے الگ الگ پہلوؤں پر روشنی ڈال رہی ہیں اس لئے اسے ایک لمبا سلسلہ تو بنایا نہیں جا سکتا آج ہی کے خطبے میں انشاء اللہ چند امور پیش کر کے پھر آئندہ دوسرا مضمون شروع کر دوں گا۔

حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کے سارے کام برکت ہی برکت ہیں۔ یہ فضل صرف مومن کے لئے مخصوص ہے اگر اس کو کوئی خوشی یا مسرت اور فراخی نصیب ہو تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اس کی شکر گزاری اس کے لئے مزید خیر و برکت کا موجب بنتی ہے اور اگر اس کو کوئی دکھ اور رنج تنگی اور نقصان پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور اس کا یہ طرز عمل بھی اس کے لئے خیر و برکت ہی کا باعث بنتا ہے کیونکہ وہ صبر کر کے ثواب حاصل کرتا ہے۔

اب اس پہلو سے اس جلسے پر اس حدیث کا اس آیت کی روشنی میں دیکھیں کیسا واضح اطلاق ہوتا ہے جتنے بھی اللہ نے ہم پر فضل نازل فرمائے ہیں ان پر آپ جتنا بھی شکر ادا کریں اتنا ہی کم ہو گا پس آئندہ جلسے کی تیاری آج سے شکر سے شروع کریں اور مسلسل اللہ کی حمد کے گیت گاتے رہیں اور اس کا شکر ادا کرتے رہیں اور یقین جانیں کہ جو کچھ بھی ہوا اسی کے فضل سے ہوا اسی کے احسان سے ہوا ورنہ ہم میں ہرگز طاقت نہیں تھی کہ آج کے دور میں یہ عظیم الشان تبدیلیاں دنیا کر سکتے' برپا کر سکتے جو رونما ہو رہی ہیں اور جن کے نتیجے میں دشمن پر ایک حشر بپا ہو چکا ہے۔ اس قدر تکلیف میں ہے دشمن ان پر قیامت ٹوٹی ہوئی اور اس مضمون کا اسی پہلو سے اذیت سے تعلق ہے۔ جتنے خدا کے فضل بڑھتے ہیں اتنا ہی دشمن پیچ و تاب کھاتا ہے اور اذیت دینے کے نئے منصوبے بناتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس آیت کریمہ میں یہ سمجھایا ہے کہ وہ منصوبے بنائیں گے تو یاد رکھنا پہلے کب تم اپنی طاقت سے ان کی دشمنی سے بچ سکتے تھے کب تم نے ان منصوبوں کو ناکام اور نامراد کیا تھا۔ یہ اللہ ہی تھا جس کے فضل سے تم محفوظ رہے جس نے ان کے منصوبوں کو نامراد کر دیا پس اللہ پر توکل رکھنا اور ان کی ایذا رسانی کا جواب اپنے ہاتھ سے دینے کی کوشش نہ کرنا' یہ معاملہ اللہ کے سپرد رہنے دو۔

یہی مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو بار بار نصیحت کے ذریعے سمجھایا۔ پس آپ فرماتے ہیں شکر کرو گے خدا کی رحمتوں پر تو کثرت سے نعمتیں اور آئیں گی اس قسم کی رحمتوں کا نزول دن بدن بڑھتا چلا جائے گا اور تکلیف پر صبر کرو گے تو اس کے نتیجے میں تمہیں پھر ثواب ملے گا پھر خیر و برکت عطا ہو گی۔

> **صبر کرنا خصوصاً ایسے وقت میں جب کہ صبر کا دامن چھوڑا بھی جا سکتا ہو اس وقت اگر کوئی انسان صبر کرے تو اس کا اجر ضرور اس کو عطا ہوتا ہے اور مومن کو چاہیئے کہ ہمیشہ اللہ ہی پر توکل کرتا رہے ——!**

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"صبر بڑا جوہر ہے۔ جو شخص صبر کرنے والا ہوتا ہے اور غصے سے بھر کر نہیں بولتا اس کی تقریر اپنی نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ اس سے تقریر کراتا ہے۔"

یہ جو غصے سے بھر کر بولنا ہے یہ عقل و خرد کو کھا جاتا ہے اور کوئی بھی ہوش باقی نہیں رہتی انسان میں۔ اس کے کلام میں برکت تو کیا معمولی عقل بھی باقی نہیں رہتی اور ایسا شخص مجنون کی طرح ہو جاتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو فرمایا غصے سے بھر کر بولتا ہے یہ بہت پیارا' بہت ہی فصیح و بلیغ محاورہ ہے بہت دفعہ انسان غصے میں کلام کرتا ہے لیکن ساتھ ساتھ صبر کی طنابیں بھی کسے رکھتا ہے کوشش کرتا ہے کہ ہر وقت تہذیب و تمدن کے دائرے سے باہر نہ جائے لیکن وہ جو غصے سے بھر کر بولتا ہے اس کے منہ سے سوائے غیظ و غضب اور گندگی اور بکواس کے کچھ نکلتا ہی نہیں۔

فرمایا ایسا شخص جو غصے سے بھر کر نہیں بولتا اس کی تقریر اپنی نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ اس سے تقریر کرواتا ہے جماعت کو چاہئے کہ صبر سے کام لے اور مخالفین کی سختی پر سختی نہ کرے اور گالیوں کے عوض گالی نہ دے جو شخص ہمارا مکذب ہے اس پر لازم نہیں کہ وہ ادب کے ساتھ بولے" فرماتے ہیں جو تکذیب کر رہا ہے اس پر کیوں لازم ہے کہ ہمارا ادب کرے تم اپنے ایمان کے زاویے سے دیکھ رہے ہو تمہیں تکلیف پہنچتی ہے مگر دشمن تو دشمن ہی ہے جو تمہیں خاص طور پر جھوٹا سمجھ رہا ہے وہ تو ویسے ہی آزاد ہے جس طرح چاہے مجھ سے سلوک کرے جو چاہے مجھے کہے" اس کے نمونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہت پائے جاتے ہیں۔ صبر جیسی کوئی شئی نہیں مگر صبر کرنا بڑا مشکل ہے اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرتا ہے جو صبر سے کام لے دہلی کی سرزمین سخت ہے تاہم سب یکساں نہیں۔ کئی آدمی مخفی ہوں گے جب وقت آئے گا وہ خود سمجھ لیں گے۔ عرب بہت سخت ملک تھا وہ بھی سیدھا ہو گیا۔ دہلی تو ایسی سخت نہیں۔ میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی پر حملہ کریں یا اخلاق کے برخلاف کوئی کام کریں۔ خدا تعالیٰ بردباری کا حکم دیتا ہے اور اسی کے مطابق کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کے الہامات کی تفہیم بھی یہی ہے کہ بردباری کریں ہمارے پاس کوئی ایسا شربت نہیں کہ فوراً کسی کے حلق پر ڈال دیں۔"

اس لئے یہ بہت ہی اہم نصیحت ہے جو جماعت کو اچھی طرح ذہن نشین کرنی چاہئے اور ہضم کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کو بار بار پڑھنے کی جو نصیحت ہے اس میں یہی بڑی حکمت ہے کہ حضرت اقدس کی تحریریں بہت گہری چلتی ہیں ایک ایک لفظ کا انتخاب اللہ کے تصرف کے مطابق ہوتا ہے اور جب تک انسان گہری نظر سے بار بار مطالعہ نہ کرے اس وقت تک صحیح معنوں میں ان تحریروں کا مفہوم پا نہیں سکتا اور نصیحت سے پورا استفادہ نہیں کر سکتا۔ جو چند باتیں اس نصیحت

بیان کی گئی ہیں ان میں سے چند نکات جو میں سمجھتا ہوں نمایاں طور پر آپ کے سامنے لانے ضروری ہیں وہ میں رکھتا ہوں۔

یہ تبلیغ کا دور ہے اور خاص طور پر یہ جلسہ عالمی تبلیغ کی عظیم الشان کامیابیوں کا ایک مظہر تھا اور آئندہ جلسے کے لئے ابھی سے ہمیں تیاری کرنا ہے اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ نصیحت کہ مخالفت ہوگی اور شرارتیں ہوں گی صبر سے کام لینا ہے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ زبان میں کسی قسم کی سختی اور تلخی نہ ہو بلکہ پیار اور محبت اور صبر کے ساتھ نصیحت کرتے چلے جاؤ یہی وہ نصیحت ہے جس سے سارا قرآن مختلف جگہوں پر بھرا پڑا ہے اور بڑی قوت کے ساتھ قرآن کریم نے اسی نصیحت کو بار بار دہرایا ہے۔ فرماتے ہیں صبر جیسی کوئی شئی نہیں مگر صبر کرنا بڑا مشکل ہے اس لئے صبر کے ساتھ دعا اور عبادت کا مفہوم شامل ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے "واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ" صبر کے ذریعے مدد مانگو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی ہے تو صبر دکھاؤ اور صبر کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہارے حق میں جوش مارے گی اور قوت کے ساتھ تمہیں نصیب ہوگی لیکن چونکہ صبر کرنا مشکل ہے اس لئے صلوٰۃ کا ذکر بھی ساتھ فرمایا "واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ" اس میں کئی مضامین ہیں مگر اس تعلق میں یہ دو باتیں سامنے رکھنی چاہئیں اول یہ کہ محض صبر جب تک انسان خدا کا عبادت گزار بندہ نہ ہو کوئی حقیقت نہیں رکھتا ایسے صبر کی کوئی قیمت نہیں اسے کوئی پھل نہیں لگتا شاذ کے طور پر بعض حالات میں ایک مظلوم بندے کا صبر مقبول ہو جاتا ہے مگر ایک قاعدہ کلیہ نہیں ہے کہ ہر شخص کا صبر ضرور پھل لائے گا مگر نمازی کا صبر ہے جو پھل لائے گا "واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ" پس مدد مانگو صبر کے ذریعے بھی اور صلوٰۃ کے ذریعے بھی اور دوسرا اس کا معنی یہ ہے کہ صلوٰۃ پر قائم رہو گے تو پھر ہی تمہیں صبر کی توفیق ملے گی جو بے نمازی لوگ ہیں انہیں صبر کی توفیق ہی نہیں ملتی کیونکہ نماز پر قائم ہونا خود ایک بڑا صبر ہے۔

قرآن کریم نے نماز کو صبر کے ساتھ باندھا ہے کہ نماز کی تلقین کرو "واصطبر علیہا" اور اس بات پر صبر کے ساتھ قائم ہو جاؤ۔ نماز کا صبر کے ساتھ ایک گہرا رشتہ ہے اور حقیقت میں نماز اسی کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرنے والا ہو تو یہ دونوں مضامین ایک دوسرے سے اٹوٹ تعلق رکھتے ہیں جو لازماً جاری رہے گا عابد بندے نماز پر بھی قائم ہوتے ہیں اور نماز پر صبر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر حالت میں پڑھتے ہیں، ہر ابتلاء میں پڑھتے ہیں سخت نیند کی حالت میں بھی اٹھتے ہیں ان کے پہلو بستروں کو چھوڑ دیتے ہیں سخت تھکن کی حالت میں بھی نماز پڑھتے ہیں۔ دفتروں میں بھی پڑھتے ہیں دفتروں سے باہر بھی، گھروں میں بھی گلیوں میں نماز آئے تو گلیوں میں جگہ بنا لیتے ہیں۔ یہ صبر ہے جو نماز کے ساتھ تعلق رکھتا ہے تو وہ لوگ جو نماز پر صبر کرتے ہیں وہ جب تکلیفوں پر صبر کرتے ہیں تو پھر نماز کی طرف مزید توجہ پیدا ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "ہمیں جب کوئی دکھ کی بات پہنچتی ہے کوئی پریشانی کی خبر ملتی ہے تو سب سے پہلا کام یہ ہے کہ وضو کیا اور دروازے بند کر لئے حجرے کے اور تنہائی میں خدا کے حضور گریہ و زاری کی۔" تو قرآن کریم فرماتا ہے صبر کرو اور نماز پڑھو "واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ" اس کے ذریعے مدد مانگو تو یہ دونوں لازم ملزوم چیزیں ہیں ان پر آپ کو قائم ہونا ہوگا اور باقی دشمن جو کرے گا شرارتیں زیادہ تو کرے گا ہی اگر کامیابیاں نصیب ہوتی ہیں تو اس کی ایک قیمت تو ہمیں دینی پڑے گی تو کامیابیوں کے ساتھ ایک لازمہ ہے۔ جہاں آپ کا صبر کامیابیوں کے ساتھ ایک لازمہ ہے وہاں دشمن کی تکلیف آپ کی کامیابیوں کے ساتھ ایک لازمہ ہے اور کامیابیوں کے نتیجے میں شکر کی توفیق ملتی ہے اور صبر کی توفیق ملتی ہے۔ صبر کی توفیق اس لئے ملتی ہے کہ دشمن کو تکلیف پہنچتی ہے وہ ایذا رسانی کرتا ہے تو پھر آپ کو صبر کی توفیق ملتی ہے اور شکر اور صبر دونوں ہی بڑی نعمتیں ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مضمون کھول دیا ہے خوب روشن فرما دیا ہے کہ اگر تم شکر کرو تب بھی موجیں ہی موجیں ہیں صبر کرو تو وہ بھی بڑی نعمت ہے۔ تو مومن تو ہر حال میں کامیاب ہی ہوتا ہے اس پر کوئی اندھیرا ایسا نہیں آتا کہ اس کی ترقی کی رفتار رک جائے۔ دن کو بھی چلتا ہے، رات کو بھی آگے بڑھتا ہے پس اس پہلو سے آپ اپنا باقی وقت شکر کے ساتھ گزاریں اور تیار رہیں کہ جو دشمن جو تکلیف پہنچانے کی کوشش کرے گا اس پر لازماً صبر اختیار کرنا ہے اور پھر صبر اور نماز کے ذریعے دشمن کا مقابلہ کرنا ہے اور یہ دو ایسے مؤثر ہتھیار ہیں جو کبھی ناکام نہیں ہو سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صبر کے تعلق میں مثال دی ہے۔ "دہلی کی سرزمین بڑی سخت ہے۔" اب دیکھیں اس کا کیا تعلق ہوا "صبر جیسی کوئی شئی نہیں مگر صبر کرنا بڑا مشکل ہے" اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرتا ہے جو صبر سے کام لے "دہلی کی سرزمین بڑی سخت ہے" تعلق یہ ہے کہ تبلیغ میں صبر کے بغیر بات بنتی نہیں جن زمینوں کو تم سخت سمجھ کر چھوڑ دیتے ہو بعض دفعہ انہی میں سے اللہ کے فضل سے ہری بھری کھیتیاں پھوٹنے لگتی ہیں اور وہی زمین بالآخر زرخیز ثابت ہوتی ہے۔ مثال دلی سے شروع کر کے بات عرب تک پہنچائی۔ فرمایا عرب بہت سخت ملک تھا وہ بھی سیدھا ہو گیا دہلی تو اتنی سخت نہیں تو آپ نے دنیا میں جہاں جہاں بھی دلی فتح کرنی ہے یاد رکھیں کہ اس سے پہلے خیبر بھی فتح ہوا تھا عرب کی سرزمین بھی تو بہت سخت تھی اور بالآخر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ مغلوب ہو گئی اور مومن کے صبر نے وہ زمینیں جیتی ہیں۔ پس صبر کے ساتھ اس کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ اگر تبلیغ میں صبر نہ ہو تو انسان بہت سی فتوحات اور کامیابیوں سے محروم ہو جاتا ہے۔

جتنے بھی اللہ نے ہم پر فضل نازل فرمائے ان پر آپ جتنا بھی شکر ادا کریں اتنا ہی کم ہوگا۔ پس آئندہ جلسے کی تیاری آج کے شکر سے شروع کر دیں اور مسلسل اللہ کی حمد کے گیت گاتے رہیں

پھر فرماتے ہیں "میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی پر حملہ کریں" حملہ کریں کا موقع کیا ہے۔ تبلیغ کر رہے ہیں صبر سے کام لیں تو حملے کا کیا موقع ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ بعض دفعہ دشمن اتنی ایذاء رسانی کرتا ہے کہ انسان آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور پھر کمزور ہوتے ہوئے بھی بعض دفعہ عواقب سے بے نیاز ہو کر حملہ کر بیٹھتا ہے۔ بعض دفعہ انسان جس کا صبر کا دامن ہاتھ سے جاتا رہے اتنی تکلیف اسے پہنچے کہ پھر وہ یہ سوچتا بھی نہیں کہ اس کے بعد میں مارا جاؤں یا میرے بھائی بندوں کو نقصان ہوگا۔ بعض دفعہ طیش میں آ کر یا خود اپنی تکلیف سے عاجز آ کر حملہ کر بیٹھتا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مگر جو حملے کا خیال آیا ہے صاف پتہ چل رہا ہے کہ اس کے پس منظر میں آپ بہت تکلیفیں دیکھ رہے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ دلی بھی فتح ہوگی جیسے عرب فتح ہوا تھا مگر کن کن راہوں سے گزرنا پڑے گا کن آزمائشوں میں سے ہو کر جانا ہوگا۔ فرماتے ہیں، بعض لوگ حملہ کر بیٹھتے ہیں صاف پتہ چل رہا ہے کہ بہت

سخت ایذاء رسانی ہوگی۔ سخت گالیاں دی جائیں گی۔ سخت تکلیفیں پہنچائی جائیں گی مگر حملہ نہیں کرنا۔" میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی پر حملہ کریں یا اخلاق کے برخلاف کوئی کام کریں خدا تعالیٰ بردباری کا حکم دیتا ہے اور اسی کے مطابق کرنا چاہیئے بردباری اور صبر کیا نہ الگ الگ چیزیں ہیں؟ ملتی جلتی چیزیں ہیں؟ ان میں کیا فرق ہے۔ صبر تکلیف پر برداشت کو کہتے ہیں یا غم پر برداشت کو کہتے ہیں اور اپنے غصے پر برداشت کو بھی کہتے ہیں۔ ان مختلف مواقع کی نسبت سے صبر کی کیفیت کچھ بدلتی جاتی ہے لیکن بردباری اور چیز ہے۔

بردباری اس حوصلے کو کہتے ہیں جس کے نتیجے میں دشمن تکلیف پہنچا رہا ہے لیکن انسان اس کو اتنا حقیر اور بے حقیقت دیکھتا ہے کہ تکلیف ہوتی بھی نہیں اس کو وہ بڑے وقار اور برداشت کے ساتھ ان باتوں کو سنتا ہے جیسے بعض دفعہ پتھر سے گولیاں ٹکرا کر چپٹی ہو ہو کر گرتی رہتی ہیں اور پتھر کو کچھ بھی نہیں ہوتا۔ تو بردباری بھی مومن کی ایک عظیم صفت ہے جو اس کو ہر قسم کے حملوں سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ فرمایا کہ ہمیں بردباری اختیار کرنی چاہیئے۔ بعض دفعہ بچہ چھوٹا سا بچہ ماں باپ کو ٹانگیں مارتا ہے، شور مچاتا ہے وہ مسکراتے ہوئے اس کو پکڑ کے اپنے سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کوئی ٹانگ نہ لگ جائے مگر غصہ نہیں آتا، کوئی دکھ نہیں پہنچتا جسے وہ برداشت کریں۔ یہ بردباری ہے اور بردباری کے اندر ایک تعلق بھی پنہاں ہوتا ہے۔ کوئی قابل نفرت چیز ہو اس سے انسان ایسی بردباری نہیں دکھا سکتا جیسی ایسے شخص سے جس سے کوئی تعلق، کوئی رشتہ ضرور ہو۔ پس ہم نے بنی نوع انسان کی ہمدردی کی خاطر ایک کام شروع کیا اس کے ردّعمل کے طور پر انہوں نے تکلیفیں پہنچائیں تو اس طرح دیکھو کہ بے چارے جاہل لوگ ان کو کیا پتہ کیا کر رہے ہیں اور وقار کے ساتھ گزر جائیں بردباری کے نتیجے میں تکلیف پہنچانے والے کو تکلیف پہنچتی ہے یہ ایک طبعی امر ہے اور اسی میں آپ کا جواب بھی ہے اسی میں آپ کا انتقام بھی ہے۔ اس کے بعد پھر صبر آسان ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ بعض لوگ کسی کو گالی دے کر ایذاء رسانی کرنا چاہتے ہیں اس کو غصہ ہی نہیں آرہا ہوتا وہ سمجھتا ہے ہو سکتا ہے دل میں ہو لیکن ظاہر نہیں ہونے دیتا تو اور بھی زیادہ وہ شخص مشتعل ہوتا چلا جاتا ہے اس قدر جوش سے بھر کر پھر وہ گالیاں دیتا ہے اور اگلا اگر اسی طرح بردباری کے ساتھ گزر جائے تو آخری نتیجہ یہ ہے کہ گالیاں دینے والا اپنی گالیوں سے زیادہ متاثر ہوتا ہے زیادہ عذاب میں مبتلا ہوتا ہے بہ نسبت اس کے جس کو گالیاں دی گئی ہیں تو بردباری ایک عظیم دفاع ہے بعض دفعہ ایک انسان پتھر پہ گولی مارے تو وہی گولی واپس آکر اس کے لئے جان لیوا ہو جاتی ہے تو بردباری کرو تاکہ ساتھ ہی تمہارا انتقام بھی ہو لیکن بردباری میں کوئی ہیجان نہیں ہوتا ایک جوابی اور کوئی جوابی حرکت نہیں ہے اسی لئے میں نے پتھر کی دیوار سے مثال دی ہے پتھر کی دیوار واپس آکر اس پر حملہ تو نہیں کرتی جیسے جانور کو آپ کچھ کہیں تو وہ آپ پر حملہ کر دے وہ اپنے وقار کے ساتھ۔ اسی طرح عظمتوں کا پہاڑ بنے ہوئے کھڑی رہتی ہے اور گولی آتی ہے اس کو لگ کر واپس گولی مارنے والے کی طرف دوڑتی ہے تو عموماً بنی نوع انسان کے تعلقات میں اسی طرح کا مضمون ہم دیکھتے ہیں۔ ہمیشہ بردبار حملہ کرنے والا خود زیادہ تکلیف اٹھاتا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بہت ہی قیمتی نسخہ ہمارے ہاتھ میں سمجھا دیا ہے۔ فرمایا "بردباری کا حکم دیتا ہے اسی کے مطابق کرنا چاہیئے خدا تعالیٰ کے الہامات کی تفہیم بھی یہی ہے کہ بردباری کریں"

پس یہاں صبر سے ہٹ کر ایک اور مضمون جو شروع ہوا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے الہامات کا مضمون ہے جو آپ بیان فرما رہے ہیں صبر کے مواقع بھی آئیں گے ضرور اور آتے ہیں لیکن بہترین دفاع بردباری ہے پس جماعت کو بھی بردباری سے کام لینا چاہیئے۔ فرماتے ہیں۔ "ہمارے پاس کوئی ایسا شربت نہیں کہ فوراً کسی کے ہاتھ پر ڈال دیں"۔ اب ہاتھ پر ڈال دیں اور فوراً میں کیا تعلق ہے۔ شربت تو پلایا جاتا ہے مگر افراتفری میں کسی کو پیالہ ہو تو ہاتھ آگے کرتا ہے۔ کہتے ہیں "پلائیے اوک سے سہی" تو یہ اوک آگے کی جاتی ہے کہ اتنی جلدی ہے کہ گلاس ڈھونڈنے کا بھی وقت نہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فصاحت و بلاغت ایک عجیب مقام پر ہے، حیرت انگیز ہے جس سرعت کا مضمون بیان کر رہے ہیں اسی طرح یہ نہیں فرمایا کہ ہم اس کے منہ میں ڈال دیں شربت۔ فرمایا اس کے ہاتھ پر ڈال دیں اس نے بھی تو جلدی میں ہاتھ آگے کیا ہے اور ہمارے پاس کوئی ایسا نسخہ نہیں کہ فوراً اس کو صبر کا شربت پلا دیں۔ صبر تو کرتے کرتے آئے گا اور محنت کرنی پڑے گی اپنی تربیت کرنی ہوگی اپنے آپ کو سلیقہ سکھانا ہوگا اور اس کے لئے انسان اپنی تربیت سب سے اچھی کر سکتا ہے مگر اگر دعا کے ذریعے مدد مانگتا رہے اگر دعا کے ذریعے مدد نہ مانگے تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

نماز کا صبر کے ساتھ ایک گہرا رشتہ ہے اور حقیقت میں نماز اسی کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرنے والا ہو

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "صبر کرو کہ یہ وقت صبر کا ہے جو صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے بڑھاتا ہے انتقام کی مثال شراب کی طرح ہے کہ جب تھوڑی سی پینے لگتا ہے تو بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ پھر وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا اور حد سے بڑھتا ہے اسی طرح انتقام لیتے لیتے انسان ظلم کی حد تک پہنچ جاتا ہے یعنی وہ شخص بھی جو طبعاً ظالم نہ ہو بلکہ متوازن مزاج رکھتا ہو وہ بھی اگر اپنے آپ کو بار بار انتقام کی اجازت دے گا تو انتقام کی آگ خود ایسی ہے جو مزید کا مطالبہ کرتی چلی جاتی ہے اس میں جہنم کی وہ صفت ہے "ھل من مزید" کا تقاضا ہے جو انتقام کی آگ سے از خود پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا تم بڑھو گے پھر اور جب بڑھو گے تو ایک ایسا وقت آئے گا کہ حد اعتدال سے تجاوز کر جاؤ گے اور جتنا تم پہ ظلم ہوا ہے اس سے زیادہ ظلم کر بیٹھو گے اور اگر یہ کرو گے تو خود اپنا نقصان کرو گے اور بالآخر اللہ کی نظر سے گر جاؤ گے پس اس خوف سے کہ کہیں ہم اپنے بدلے اتارتے اتارتے اللہ کی نظر سے گر نہ جائیں صبر سے کام لینا بہتر ہے اور جہاں تک ممکن ہے انسان انتقام سے احتراز کرے۔

پھر اپنی جماعت سے خطاب کے عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصیحتیں جو ہیں وہ سنیئے۔ فرماتے ہیں "ہماری جماعت کے لئے بھی اس قسم کی مشکلات ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے وقت مسلمانوں کو پیش آئی تھیں چنانچہ نئی اور سب سے پہلی مصیبت تو یہ ہے کہ جب کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہوتا ہے تو معاً دوست، رشتہ دار اور برادری الگ ہو جاتی ہے"۔ اب یہاں صبر دوسرے معنوں میں ہے۔ ایک شخص جو احمدی ہوا ادھر صبر کے ابتلاء کا صبر کی آزمائشوں کا آغاز ہو گیا اور آج کل تو کثرت سے مجھے ایسے خط ملتے ہیں، ایسی اطلاعیں ملتی ہیں کہ ایک خاندان احمدی ہوا ہے

اور طرح طرح کے مصائب میں مبتلا ہو گیا، خود اس کے والدین اس کے دشمن ہو گئے۔ اس کو جائیدادوں سے عاق کر دیا گیا بلکہ والدین نے خود بعضوں کو مقرر کیا بدمعاشوں کو کہ اگر یہ کبھی قریب آئے تو اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو۔ اس قدر سخت مصیبتیں پڑتی ہیں قبول حق کی راہ میں کہ اس کا صبر کے بغیر مقابلہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ناممکن ہے کہ انسان صبر کے بغیر ان ابتلاؤں سے زندہ بچ کے نکل سکے۔ فرماتے ہیں "سب سے پہلی مصیبت تو یہی ہے کہ جب کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہوتا ہے تو معاً دوست، رشتہ دار اور برادری الگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ بعض اوقات ماں باپ اور بہن بھائی بھی دشمن ہو جاتے ہیں السلام علیکم تک کے روادار نہیں رہتے اور جنازہ پڑھنا نہیں چاہتے۔ اس قسم کی بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض کمزور طبیعت کے آدمی بھی ہوتے ہیں اور ایسی مشکلات پر وہ گھبرا جاتے ہیں لیکن یاد رکھو کہ اس قسم کی مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ تم انبیاء اور رسل سے زیادہ نہیں ہو۔ ان پر اس قسم کی مشکلات اور مصائب آئیں اور یہ اس لیے آتی ہیں کہ خدا تعالیٰ پر ایمان قوی ہو اور پاک تبدیلی کا موقع ملے دعاؤں میں لگے رہو۔ پس یہ ضروری ہے کہ تم انبیاء و رسل کی پیروی کرو اور صبر کے طریق کو اختیار کرو۔"

> اگر تبلیغ میں صبر نہ ہو تو انسان بہت سی فتوحات اور کامیابیوں سے محروم رہ جاتا ہے

پس انبیاء پر بھی جو مشکلات آتی ہیں وہ نعوذ باللہ من ذالک کسی سزا کے طور پر تو نہیں آئیں یا عذاب کی غرض سے تو نہیں آئیں۔ وہ تو انہیں ابتلے سے مغلوب کرنے کے لیے آتی ہیں اور صبر کے ذریعے انہوں نے مقابلہ کیا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں انبیاء و رسل کی پیروی کرو۔ اور صبر کے طریق کو اختیار کرو، تمہارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔ اگر تم ایسا کرو گے تو پہلے انبیاء کا کیا نقصان ہو گیا وہ تو ہمیشہ بڑھتے ہی رہے اور بالآخر دشمن کلیتہً ناکام اور نامراد ہو کر رہ گیا۔ پس آج بھی وہی حربہ ہے جو استعمال کرنا ہے جسے پہلے کامیاب تھا آج بھی کامیاب ہو گا۔

"وہ دوست جو تمہیں قبول حق کی وجہ سے چھوڑتا ہے وہ سچا دوست نہیں ورنہ چاہیے تھا کہ تمہارے ساتھ ہوتا۔ تمہیں چاہیے کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے ہیں اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلے میں شمولیت اختیار کر لی ہے ان سے دنگا فساد مت کرو۔ بلکہ ان کے لیے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی بصیرت و معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔"

یہاں دعا کے ساتھ "غائبانہ" کا لفظ لگا دیا ہے۔ بعض دفعہ بعض دعائیں لوگوں کو سنانے کے لئے ہوتی ہیں کہ اچھا تم یہ کہہ رہے ہو، ہم یہ دعا دیتے ہیں۔ اس میں بھی ایک انانیت کا پہلو ہوتا ہے۔ یہ بتانا مقصود ہے کہ تم گندے ہو اور ہم صاف ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غائبانہ کا لفظ داخل کر کے خصوصیت کے ساتھ ہماری توجہ اس طرف پھیر دی کہ جب تمہارا دشمن جو تمہاری بدی چاہتا ہے ہر قسم کی زیادتیاں تم پر کر رہا ہے، تمہیں دیکھ بھی نہیں رہا اس وقت اگر تم اس کی ہمدردی میں اس کے لیے دعا کرو گے تو یہ تمہاری سچائی کی علامت ہے اور تمہاری دعا کی قبولیت کا ایک نشان بن جائے گا۔ کیونکہ ایسی دعائیں جو تکلیف دینے والے کے لیے کی جاتی ہیں اور اس کو پتہ بھی نہیں کہ کیا ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ ایسی دعاؤں کو زیادہ قبول فرماتا ہے۔

فرماتے ہیں: "ان کے لیے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت و معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔ تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔"

اب یہ بھی بہت ہی اہم نصیحت ہے اگر وہ سمجھتے ہیں کہ تم بد ہو گئے ہو تو بد ہو کر تمہیں پاک رسمیں کیسے نصیب ہو گئیں اچھی راہ کیسے مل گئی۔ پس نیکیوں میں آگے بڑھو اور ایسا پاک نمونہ دکھاؤ کہ دشمن خود دیکھ لے اور سمجھ لے کہ اس نے جو بھی راہ اختیار کی ہے وہ اچھی ہے اور ہم سے بہتر انسان بن رہا ہے۔ اور بسا اوقات رشتے داروں میں تبلیغ میں سب سے مؤثر ذریعہ یہی بنتا ہے۔ جب وہ تکلیفیں دینے والے تکلیفیں دے رہے ہیں، جوابًا کوئی سختی کا عمل نہیں دیکھتے بلکہ ضرورت کے وقت کام آنے والا شخص ہی ثابت ہوتا ہے جو احمدیت اختیار کرنے کے نتیجے میں ان کی طرف سے کاٹا گیا تھا۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ پہلے سے بڑھ کر بااخلاق ہو گیا ہے، نماز روزہ پر قائم ہو گیا ہے، عزیزوں کا ہمدرد ہو گیا ہے، بنی نوع انسان کی بھلائی چاہتا ہے تو ایسے نیک نمونے کا بہت گہرا اثر پڑتا ہے اور زبانی تبلیغ کے مقابل پر ایسے شخص کا پاک نمونہ بہت زیادہ قوی اور مؤثر تبلیغ بن جاتا ہے۔

"دیکھو میں اس امر کے لیے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں" اب مامور تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں ہی لیکن خصوصیت کے ساتھ اس امر پر مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں۔ یہ ماموریت کا بار بار کے ساتھ جو تعلق ہے یہ دراصل وہی مضمون ہے جو قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے تعلق میں بیان ہوا ہے۔ "ذکر ان نفعت الذکریٰ" اور "فذکر انما انت مذکر" ان دونوں آیتوں کو اکٹھا پڑھیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ بار بار نصیحت کرنا ایسا کہ اس کی شخصیت کا نام مذکر بن جائے، مستقل مذکر کہلائے، یہ وہ امر ہے جس پر حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو مامور فرمایا گیا تھا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتیں بھی قرآن ہی کی طرف اشارے کرتی ہیں اور قرآن ہی سے پھوٹتی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں میں اس بات پہ مامور کیا گیا ہوں کہ تمہیں اس بات کی بار بار نصیحت کروں۔

"بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامے کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔"

اب یہ جو کھسکنا لفظ ہے یہاں بہت برمحل استعمال ہوا ہے۔ دراصل یہ کھسکنا کسی بدنی خطرے سے بچنے کی خاطر نہیں ہے بلکہ اشتعال سے بچنے کی خاطر ہے۔ یہ مضمون ہی وہ بیان ہو رہا ہے۔ فرمایا ہے جب دشمن گندی زبان استعمال کرتا ہے، ظالمانہ حملے کرتا ہے تو تم بعض دفعہ دیکھتے ہو کہ شاید تم میں اب طاقت نہ رہے کہ زیادہ صبر کر سکو اور ہو سکتا ہے تمہارا پیمانہ لبریز ہو جائے اور تم بھی جوابًا گالیوں ہی کا ردعمل شروع کر دو۔ تو ایسی صورت

میں کھینچنے کا مطلب یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہے خاموشی سے الگ ہو جاؤ۔ یعنی ایسے شخص ہی سے گریز کرو، ایسے مقام سے اجتناب کرو اور الگ رہنے کی کوشش کرو۔ اور کھینچنے میں آہستگی بھی پائی جاتی ہے، تیزی سے بھاگتا نہیں ہے۔ تیزی سے بھاگنے والے کو کھینچنے والا نہیں کہتے۔ بھاگنے کے ساتھ خوف شامل ہے اور کھینچنے کے ساتھ ایک سلیقہ، طریقہ ہے کہ خاموشی سے، آہستہ سے نکل جاؤ۔ وہاں سے بھاگ کر نہیں جانا اس میں بھی بے غیرتی ہے اندر بزدلی ہے اور مومن بے غیرت اور بزدل نہیں ہوا کرتا۔

> جب تمہارا دشمن جو تمہاری بدی چاہتا ہے، ہر قسم کی زیادتیاں تم پر کر رہا ہے، تمہیں اپنا کچھ نہیں رہا، اس وقت اگر تم اس کی ہمدردی میں اس کے لئے دعا کرو گے تو یہ تمہاری سچائی کی علامت ہے اور تمہاری دعا کی قبولیت کا ایک نشان بن جائے گا

"اور نرمی سے جواب دو" جواب دینا ہے نرمی سے دینا ہے۔ "بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص بڑے جوش کے ساتھ مخالفت کرتا ہے اور مخالفت میں وہ طریق اختیار کرتا ہے جو مفسدانہ طریق ہو جس سے سننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو۔ لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تو خود اسے شرم آجاتی ہے اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔"

بعض اوقات ایسے خوفناک قتال سے انسان صبر کے ذریعے نجات پاتا ہے جہاں توپیں بیکار ہوتیں لیکن صبر نے بڑے غالب دشمن کے شر سے انسان کو بچا لیا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی مبالغہ آمیزی سے کام نہیں لے رہے، بہت گہری حقیقت ہے کہ "صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔ صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے"۔ ایک زائد بات اس میں یہ ہے کہ توپیں دلوں کو فتح نہیں کیا کرتیں۔ وہ جسموں کو مار تو دیتی ہیں اور ایک انسان کی عزت کو خاک میں تو ملا دیتی ہیں مگر دل نہیں جیتا کرتیں۔

"یقیناً یاد رکھو کہ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے"۔ اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے۔ دیکھیں کیا اپنائیت کا اظہار ہے اور بلند توقعات کو ایک چھوٹے سے فقرے میں کیا وضاحت کے ساتھ بیان فرما دیا ہے ہماری جماعت کا، لڑے بھڑے چھوٹی سی باتوں پر، فرمایا مجھے اس کا بہت رنج پہنچتا ہے۔ اس طریق کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی"۔ اب ٹھہرنے کے لئے پسند آگئی ہے، نہیں فرمایا۔ فرمایا ٹھہرے گی۔ اس بات میں قطعاً شک نہیں ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہ عارضی انفرادی کمزوریوں کے باوجود لازماً یہی وہ جماعت ہے جو اس تمام دنیا میں نمونہ بننا ہے تو فرمایا کہ "خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی۔ اب جو نمونہ ٹھہرے گی کا محاورہ ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ایک عظیم گواہ ہے۔ ورنہ ایک شخص اپنے نفس سے جو باتیں کرتا ہے وہ یہ بات نہ کہے کہ ٹھہرے گی۔ وہ کہے کہ خدا تعالیٰ یہ پسند نہیں کرتا کہ جس کو نمونہ بنانے کے لئے قائم کیا گیا ہے وہ اس طرح میدان چھوڑ جائے اور صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دے۔ آخری فتح پر کامل یقین ہے۔ نظر دور تک ہے۔ فرمایا یہ تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ یہ جماعت صبر کا نمونہ نہ بنے۔ عارضی، انفرادی غلطیوں سے صدمے تو مجھے پہنچتے ہیں مگر یہ یقین اپنی جگہ کامل ہے کہ لازماً یہ جماعت ایک دن صبر کا نمونہ بن کر ابھرے گی۔" "وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے"۔ صبر کی راہ سے ہٹنا تقویٰ کی راہ سے ہٹنا ہے۔ "بلکہ میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں تک اس امر کی تاکید کی ہے کہ اگر کوئی شخص جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو یاد رکھے کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے۔" یعنی بے صبر کا اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ "نہایت کار اشتعال اور جوش کی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ مجھے گندی گالیاں دی جاتی ہیں" اب ایک اور بہت ہی پیاری توقع اپنی جماعت سے جو علم پر مبنی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بتا رہے ہیں کہ احمدی اپنی وجہ سے بھی بعض دفعہ جوش میں آجاتے ہیں مگر "نہایت کار" آخری جو اشتعال دلانے والی بات پیش آتی ہے وہ اس وقت آتی ہے جب مجھے گندی گالیاں دی جاتی ہیں، اس وقت کوئی احمدی برداشت نہیں کر سکتا۔ تو "نہایت کار" کے لفظ نے ایک عجیب نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے جماعت کا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہاں تک نظر ہے۔ فرمایا، چلو وہاں تک پہنچ گئے ہو، پھر۔ میں جانتا ہوں کہ تمہاری کیا حالت ہوتی ہے۔ "تم اس معاملہ کو خدا کے سپرد کر دو تم اس کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ میرا معاملہ خدا پر چھوڑ دو" میری خاطر آگے اگر صبر کے پیمانے توڑ کر وہاں قدم نہ رکھو جہاں قدم رکھنے کے تم مجاز نہیں ہو جس کی اجازت نہیں ہے۔ فرمایا میرا معاملہ، میرا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ "تم ان گالیوں کو سن کر بھی صبر اور برداشت سے کام لو۔ تمہیں کیا معلوم ہے کہ میں ان لوگوں سے کس قدر گالیاں سنتا ہوں"۔ تم چند گالیاں سن کر آپے سے باہر ہو جاتے ہو بعض دفعہ، تمہیں کیا پتہ میں کتنی سنتا ہوں۔ "اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گندی گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط آتے ہیں اور کھلے کارڈوں میں گالیاں دی جاتی ہیں۔ بے رنگ خطوط آتے ہیں جن کا محصول بھی دینا پڑتا ہے اور پھر جب پڑھتے ہیں تو گالیوں کا طومار ہوتا ہے"۔ اس سے زیادہ تمہیں تو نہیں پہنچ سکتیں۔ "جن کا محصول بھی دینا پڑتا ہے اور پھر جب پڑھتے ہیں تو گالیوں کا طومار ہوتا ہے۔ ایسی فحش گالیاں ہوتی ہیں کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ کسی پیغمبر کو بھی ایسی گالیاں نہیں دی گئیں"۔ اور یہ حقیقت ہے۔ تاریخ مذاہب پر نظر ڈال کر دیکھیں، کسی تاریخی حوالے سے یہ بات ثابت نہیں کہ جتنا گند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین نے اُگلا ہے اس کا عشر عشیر بھی کبھی پہلے کسی نبی کے متعلق اس طرح بکواس کی گئی ہو۔

فرماتے ہیں "ایسی فحش گالیاں ہوتی ہیں کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ کسی پیغمبر کو بھی ایسی گالیاں نہیں دی گئیں اور میں اعتبار نہیں کرتا کہ ابو جہل میں بھی ایسی گالیوں کا مادہ ہو"۔

سبحان اللہ، کیا عجیب بات ہے۔ ابو جہل سے زیادہ کی حد تک تو سب کچھ کر دیا لیکن اس میں وہ مادہ نہیں تھا خباثت کا جو آج دیکھنے میں آرہا ہے۔ جو نمونے آج ہم دیکھ رہے ہیں ان مادے کے لوگ پہلے تھے ہی نہیں۔ یہ انتہا ہو چکی ہے۔ مگر

ابوجہل کو اگر یہ فرماتے ہیں کہ وہ نہیں دیتا تھا تو اس کی شرافت ہوتی۔ اس لئے میں آپ سے کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کو غور سے سنا کریں اور بڑے غور سے پڑھا کریں۔ ایک دفعہ یہ سمجھ نہ آئے تو دوسری دفعہ پڑھا کریں۔ آپ کا ہر لفظ ایک بہت ہی احتیاط کے ساتھ چنا ہوا ایک نگینہ ہوتا ہے جو جہاں بٹھایا جاتا ہے وہاں بیٹھنے کے لائق ہوتا ہے۔ اس سے اِدھر اُدھر اس کو آپ سرکا نہیں سکتے۔ ابوجہل کا مقابلہ تھا یہ کہہ دیتے کہ ابوجہل ایسی گالیاں نہیں دیا کرتا تھا تو صاف پتہ چلتا کہ ابوجہل زیادہ بردبار انسان تھا۔ شرافت اس میں زیادہ تھی۔ آپ نے فرمایا اس میں مادہ ہی نہیں تھا اتنا۔ جہاں تک خباثت کا مادہ تھا اس نے کوئی کمی نہیں کی۔ مگر گندی گالیوں میں یہ خمیر اور ہے اور یہ اور ہی پلید مٹی سے بنے ہوئے لوگ ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ سننا پڑتا ہے۔ جب میں صبر کرتا ہوں تو تمہارا فرض ہے کہ تم بھی صبر کرو۔ جب مجھے امام مانا ہے اپنے متعلق میں ایسے صبر سے کام لیتا ہوں تو تمہارا فرض ہے کہ تم بھی صبر کرو۔ "درخت سے بڑھ کر تو شاخ نہیں ہوتی"۔ درخت کے اوپر منحصر ہوتا ہے اور درخت جو نمونے دکھاتا ہے کیا شاخ کو زیب دیتا ہے کہ وہ نمونے نہ دکھائے۔ "تم دیکھو کہ یہ کب تک گالیاں دیں گے۔ آخر یہی تھک کر رہ جائیں گے۔ دیتے چلے جائیں، دیتے چلے جائیں، آخر تھک کر رہ جائیں گے۔" آج ہی مجھے کوئی کہہ رہا تھا کہ اس عالمی جلسے کے بعد مولویوں کے بیان آ رہے ہیں ان میں کچھ تھکن کے آثار دیکھ رہا ہوں میں۔ بہت ہی پیاری بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہی لکھ رہے ہیں، یہی پیش گوئی فرما رہے ہیں کہ تم دیکھو گے کہ آخر کہاں تک جائیں گے یہ۔ "آخر یہی تھک کر رہ جائیں گے۔ ان کی گالیاں، ان کی شرارتیں اور منصوبے مجھے ہرگز تھکا نہیں سکتے۔" پس ہم اس کے غلام ہیں جس کے خمیر میں، جس کی مٹی میں ناکامی کا خمیر نہیں، جسے کوئی چیز تھکا نہیں سکتی۔ پس آپ بھی کامل وفاداری کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدم پر قدم رکھتے ہوئے۔ آگے بڑھیں اور کسی آزمائش، کسی دکھ، کسی تکلیف کے مقابل پہ تھکنا نہیں اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔

"اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو بے شک میں ان کی گالیوں سے ڈر جاتا لیکن میں یقیناً جانتا ہوں کہ مجھے خدا نے مامور کیا ہے پھر میں ایسی خفیف باتوں کی کیا پرواہ کروں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ تم خود غور کرو کہ ان کی گالیوں نے کس کو نقصان پہنچایا ہے؟ ان کو یا مجھے؟ ان کی جماعت گھٹی ہے اور میری بڑھی ہے"

اب دیکھیں یوں لگتا ہے جیسے اس جلسے کی کامیابیوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کا براہ راست ایک تعلق ہے، یعنی بعینہٖ اسی غرض سے بنائی گئی ہو۔ اور جس طرح اب دشمن نے شور مچا دیا ہے گالیاں دوبارہ شروع کر دی ہیں اس کے مقابل پر یہاں نصیحت۔ اور پھر تھکن کے آثار جو مسیح موعود علیہ السلام نے سو سال پہلے دیکھے تھے وہ آج ہمیں بھی دکھائی دینے لگے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ کیا نقصان ہوا ہے۔ میری جماعت بڑھتی ہے اور بڑھتی رہے گی۔ ان لوگوں نے کم ہوتا ہی ہوتا ہے اور کم ہوتے رہیں گے۔

"اگر یہ گالیاں کوئی روک پیدا کر سکتی ہیں تو دو لاکھ سے زیادہ جماعت کس طرح پیدا ہو گئی"۔ اب دیکھیں سو سال پہلے جس وقت کی یہ تحریر ہے پوری جماعت کی طرف اشارہ کرتے فرماتے ہیں کہ دو لاکھ سے زائد یہ جماعت کیسے پیدا ہو گئی۔ اب وہی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صبر اور دعائیں ہیں جن کے نتیجے میں اب ایک ایک سال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے آٹھ آٹھ لاکھ سے زیادہ جماعت پیدا ہو رہی ہے۔ اور یہی صبر ہے اور یہی توکل ہے جو کل اس تعداد کو بھی دُگنا کر سکتا ہے اگر اللہ چاہے۔

پس سارا سال شکر سے کام لو، سارا سال صبر کے ساتھ جمے رہو، ان کی گالیوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کرو۔ نہ پہلے ان کی گالیاں کوئی نقصان پہنچا سکی تھیں نہ آئندہ نقصان پہنچا سکیں گی۔ ہم دیکھیں گے کہ دن بدن یہ تھکتے چلے جا رہے ہیں اور مایوس اور نامراد ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ایک وقت لازماً آئے گا کہ ان کے چہروں پر ان کی ناکامیوں اور نامرادیوں کی سیاہیاں پھیل جائیں گی۔ وہ دن ہوگا جب کہ مومنوں کے چہرے اللہ کے احسانات سے روشن ہوں گے اور دن بدن روشن تر ہوتے چلے جائیں گے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے ٭

لازمی چندہ جات سے متعلق حضور انور کا تازہ ارشاد

محترم امیر صاحب صوبائی یوپی کی ایک رپورٹ ملاحظہ فرمانے کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصوف کے نام مرسلہ اپنے مکتوب زیر ریفرنس دفتر وکالت مال لندن VM-30 مورخہ 10.95 میں تحریر فرمایا ہے کہ :-

"جہاں تک چندوں کا تعلق ہے اس بارے میں میری ہر کمانے والے احمدی سے یہی توقع ہے کہ وہ اپنی صحیح آمد پر پوری شرح کے مطابق چندہ ادا کرے۔ جو کسی مجبوری کی بناء پر پوری شرح کے مطابق ادا نہیں کر سکتا اس کے لئے میں نے یہ رعایت دے رکھی ہے کہ وہ مجھے صرف اتنا لکھ دے کہ میں اقرار صحیح سے کہتا ہوں کہ میری آمد اتنی ہے اس پر اتنا چندہ دے رہا ہوں۔ اس سے زیادہ دینے کی توفیق نہیں ہے تو میں بغیر کسی مزید تحقیق کے اسے رعایتی شرح کی اجازت دے دیتا ہوں۔ البتہ موصیان کے لئے یہ سہولت نہیں ہے۔ اگر کوئی موصی پوری شرح سے چندہ دینے کی توفیق نہیں رکھتا اسے چاہئے کہ وہ وصیت منسوخ کروا لے اور چندہ عام ادا کرے۔ اگر چندہ عام دینے کی بھی توفیق نہیں تو اس میں سہولت دی جا سکتی ہے۔ مگر نظام وصیت میں رہتے ہوئے یہ سہولت نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ نظام وصیت عام احمدی کی نسبت موصی سے زیادہ قربانی کا تقاضا کرتا ہے۔ بحیثیت صوبائی امیر آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ اپنی جماعتوں میں حکمت کے ساتھ ایسے اقدامات کریں کہ جماعت کا ہر کمانے والا فرد پوری شرح سے اپنی صحیح آمد پر چندہ ادا کرے اور جو اس کی توفیق نہیں پاتے وہ دیانتداری کے ساتھ خلیفۂ وقت کو لکھ کر تخفیف شرح کی اجازت لے لیں۔ مگر چھپانا جائز نہیں۔ نئے مبائعین جو ابھی جماعت کے مالی نظام سے متعارف نہیں ہوئے انہیں کلیۃً اس نظام سے نظر انداز رکھنا صرف اس وجہ سے کہ وہ بھاگ نہ جائیں جائز نہیں۔ پوری شرح سے نہ سہی مگر ان کو شروع سے ہی حکمت کے ساتھ تھوڑی تھوڑی مالی قربانی کی عادت ڈالنی چاہئے۔ یہ ان کی تربیت کے لئے نہایت ضروری ہے۔"

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد بھارت کی تمام جماعتوں کیلئے لائحہ عمل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلئے تمام صوبائی امراء، امراء، صدر صاحبان جماعت، سیکرٹریان مال اور مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی وہ پیارے آقا کے اس ارشاد گرامی کو ہر فرد جماعت تک پہنچائیں اور انہیں اسکے مطابق عمل درآمد کرنے کی تلقین کریں۔ اللہ تعالیٰ تمام عہدیداران و احباب جماعت کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

ناظر بیت المال آمد قادیان

جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی برکات

از مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں باذن الٰہی جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی اور اس جلسہ کی نسبت فرمایا :-

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔

اس کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

☆ — دسمبر ۱۸۹۶ء کے جلسہ سالانہ پر بہت کم لوگ آئے اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت اظہارِ افسوس کیا اور فرمایا :-

"یہ نادان لوگ ہمارے اغراض و مقاصد سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے وہ پوری نہیں ہوسکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص۵۱)

☆ — یوں تو اب ملک ملک ہر سال سالانہ جلسہ منعقد کیا جاتا ہے لیکن مرکزی جلسہ سالانہ اور وہ بھی قادیان کا جلسہ سالانہ تو ایک خاص اہمیت اور برکتوں کا حامل ہوتا ہے کیونکہ اس جلسہ سالانہ میں شمولیت کے نتیجہ میں جلسہ کی روحانی برکات کے علاوہ قادیان کے شعائر اللہ اور مقامات مقدسہ کی زیارت اور ان سے استفادہ کا بھی موقع مل جاتا ہے۔ جن میں مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ اور بیت الدعا اور بیت الفکر وغیرہ پر مشتمل "الدار" اور بہشتی مقبرہ وغیرہ مقامات مقدسہ شامل ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کی عظیم بشارتیں اور برکتوں کے وعدے وابستہ ہیں۔

ہندوستان کی اکثر جماعتیں اگرچہ قادیان سے دور دراز کے علاقوں میں آباد ہیں لیکن احباب جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک نصائح اور جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے دعاؤں اور مقامات مقدسہ کی برکات کو پیش نظر رکھتے ہوئے عزم کریں تو وہ بآسانی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مرکزِ سلسلہ قادیان میں شریک ہو سکتے ہیں۔

بعض دفعہ معمولی معمولی روکیں اور مجبوریاں سامنے آکر انسان کو کارِ خیر سے محروم کر دیتی ہیں۔ اس لئے بہت چوکسی اور تقویٰ کے ساتھ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہنے کی ضرورت ہے جن کو خدا نے مقدرت دی ہے اُن کو چاہیئے کہ معمولی معمولی روکاوٹوں کو خاطر میں نہ لائیں اور کثرت کے ساتھ اس الٰہی روحانی جلسہ میں شرکت کے لئے پورے عزم کے ساتھ اور دعاؤں کے ساتھ تیاری کریں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدرِ ضرورت ساتھ لادیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔"

پھر جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والوں کے لئے دعائیں کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دے۔ اور اُن کے ہم و غم دور فرمادے۔ اور اُن کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اٹھاوے جن پر اُس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتامِ سفر اُن کے اُن کا خلیفہ ہو۔"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہندوستان اور بیرونی ممالک کے احباب کو جلسہ سالانہ قادیان جو ۲۶ر ۲۷ر ۲۸ر دسمبر ۱۹۹۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہو رہا ہے میں کثرت کے ساتھ شامل ہونے اور حضور علیہ السلام کی دعاؤں کا مورد بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

فہرست نماز جنازہ بتاریخ ۲۹ ستمبر ۹۵ء بروز جمعۃ المبارک

درج ذیل نماز ہائے جنازہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ نے پڑھائے :-

نماز جنازہ حاضر :- مکرمہ سعدیہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد صاحب چوہدری آف کرائیڈن۔ (قبل از نماز عصر)

نماز جنازہ غائب :- (۱) :- مکرم اشرف ممتاز صاحب مربی سلسلہ ربوہ (۲) :- مکرم خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب کوئٹہ (۳) :- مکرم مولوی محمد جمیل صاحب سابق پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ (۴) :- مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب ٹھروالیاں۔ سیالکوٹ (۵) :- مکرم چوہدری عبد اللطیف جٹ صاحب ربوہ (۶) :- مکرم ملک نذیر احمد صاحب جاگیے چیمہ سیالکوٹ (۷) :- مکرمہ والدہ ملک سجاد احمد صاحب کینیڈا (۸) :- مکرمہ والدہ انیس احمد صاحب و اہلیہ چوہدری محمد رفیق صاحب جرمنی (۹) :- محترمہ سلطانہ بی بی صاحبہ (والدہ فقیر محمد صاحب) پشاور (۱۰) :- مکرم غلام محمد لون صاحب کانھ پورہ کشمیر (۱۱) :- مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب سہگل بروا۔ (۱۲) :- مکرم ماسٹر عبد الباسط صاحب ساکن نیا اڈہ کھاریاں۔ (۱۳) :- مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب فیصل آباد۔

بتاریخ ۳ر اکتوبر ۹۵ء

نماز جنازہ حاضر :- محترم خواجہ بشیر احمد صاحب جو کہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار تھے لندن میں مورخہ ۹۵-۱۰-۱ کو وفات پا گئے۔

نماز جنازہ غائب :- (۱) :- مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ والدہ منور احمد صاحب سیالکوٹی (۲) :- مکرم چوہدری محمد ظفر صاحب از گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ (۳) :- مکرمہ حفیظ النساء بیگم صاحبہ اہلیہ غلام احمد صاحب قریشی صوفی محلہ لدھیانہ (۴) :- مکرمہ والدہ محمد فاروق صاحب خادم سلسلہ احمدیہ کیرالہ۔ انڈیا (۵) :- مکرم عزیزم محمد احمد صاحب آف جرمنی و عزیزم کبیر احمد صاحب آف جرمنی (دونوں بھائی تھے ایکسیڈنٹ کے ذریعہ وفات ہوئی)

درخواست دعا :- خاکسار کے والدین کی صحت کافی عرصہ سے خراب چلی آرہی ہے ان کی شفایابی اور لمبی عمر کے لئے اسی طرح ہمارے کاروبار میں برکت کیلئے اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (اعانت بدر ۱۰۰ روپے) خاکسار ...

قادیان دارالامان میں

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کا کامیاب سالانہ اجتماع

○ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بذریعہ ایم ٹی اے ہدیہ تہنیت ○ ۳۳ مجالس سے نمائندگان کی آمد ○ علمی، دینی اور ورزشی مقابلہ جات۔

رپورٹ مرتبہ:۔ قریشی محمد فضل اللہ صاحب منتظم شعبہ رپورٹنگ۔

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ۲۰واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا ۱۷واں سالانہ اجتماع نہایت شاندار طریق پر سابقہ دینی روایات اور روحانی ماحول میں ۲۰، ۲۱، ۲۲ اکتوبر ۹۵ء کو مدرسہ احمدیہ کے صحن میں منعقد ہوا۔ فالحمد للہ۔

ورزشی مقابلہ جات کا شاندار افتتاح:۔ اس مرتبہ بھی ورزشی مقابلہ جات کی افتتاحی تقریب بروز جمعہ احمدیہ گراؤنڈ میں صبح ۹ بجے رکھی گئی جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے فرمائی۔ ساڑھے نو بجے تقریب کا آغاز حافظ مخدوم شریف صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی تلاوت سے ہوا۔ تلاوت کے بعد اطفال نے گروپ کی شکل میں نہایت پیاری آواز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ کا رقم فرمودہ ترانہ پڑھا مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے کھلی جیپ میں کھڑے ہو کر دائیں طرف سے گراؤنڈ کا چکر لگایا۔ آپ نے تمام نمائندگان مجالس کا معائنہ فرمایا۔ جس مجلس کے سامنے سے آپ گزرتے وہ پرجوش نعرہ تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے خیر مقدم کرتی۔ معائنہ کرنے کے بعد بالآخر آپ واپس اپنے مقام پر تشریف لائے اور اپنی نشست پر کھڑے ہو گئے اس وقت علی الترتیب مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ، چارکوٹ، کالابن، اڑیسہ جالندھر، ناصر آباد، قادیان، کیرلہ، کلکتہ اور چیک ایمرچھ کے نمائندہ گروپ نے آپ کو

سلامی دی، ہر گروپ کے آگے ایک چھوٹا سا بچہ اپنی مجلس کا چارٹ سامنے رکھتے ہوئے آپ کے پاس سے گزرا اس کے پیچھے ایک خادم جھنڈا لئے ہوئے تھا جو کہ آپ کے پاس سے گزرتے ہوئے اسے جھکا لیتا۔ جبکہ اس کے پیچھے اس کی مجلس کے خدام مارچ کرتے ہوئے شامل ہوئے۔ آگے جاکر تمام گروپ گراؤنڈ میں ترتیب سے کھڑے ہو گئے اور اپنے جھنڈے بلند کر لئے اس کے بعد اطفال نے ہاتھوں میں ہری سفید اور لال جھنڈیوں کو باندھ کر مختلف آئیٹم پیش کئے جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ اس دوران کاغذ پر بنا ہوا اجتماع کا ایک دیدہ زیب بینر غباروں کی مدد سے فضا میں بلند کیا گیا جس کے دونوں اطراف کاغذ لپیٹے ہوئے دھاگے بندھے تھے جس کے ذریعے اُسے گراؤنڈ کے چاروں طرف گھمایا گیا جو کم و بیش ۵۰ فٹ کی بلندی پر آویزاں رہا۔ آخری آئیٹم کے طور پر بچوں نے بھارت کے نقشہ کی صورت میں کھڑے ہو کر نہایت پیاری آواز میں ترانہ پڑھا۔

ہم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے
شیطاں کی حکومت کو دنیا سے مٹا دیں گے

اس خوبصورت نظارے کو بادل دھوپ اور ہوا کے جھونکوں کے قدرتی منظر نے اور بھی نکھار دیا۔ ۱۰ بج کر ۱۵ منٹ پر محترم مہمان خصوصی نے غباروں سے بندھے ہوئے سالانہ اجتماع کے چارٹ کو فضا میں چھوڑتے ہوئے ورزشی مقابلہ جات کے افتتاح کا اعلان فرمایا۔ اس کے ساتھ ہی اطفال نے بھی ایک ایک کر کے غبارے چھوڑے اس طرح زمین پر ہونے والی اس تقریب اجتماع کی خبر فلک بوس اسلامی نعروں کی گونج میں آسمان کی طرف بلند ہو گئی۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور ملک کریم الدین صاحب آف قادیان نے تمام کھلاڑیوں کی نمائندگی میں اجتماع کی کھیلوں میں صدق دلی سے حصہ لینے کا عہد کیا ازاں بعد سلو سائیکل کے مقابلہ کے ساتھ یہ کارروائی ختم ہوئی

افتتاحی پروگرام و علمی مقابلہ جات:۔ نماز جمعہ و عصر ڈیڑھ بجے ادا کرنے کے بعد خدام و اطفال اجتماع کے پنڈال میں پہنچے جسے پہلے کی نسبت زیادہ وسیع اور خوبصورت کیا گیا تھا کرسیوں کے نیچے کارپٹ بھی بچھا دی گئی تھی تاکہ دھول نہ اڑ سکے۔ مدرسہ احمدیہ کے گیٹ سے دارالمسیح کے گیٹ تک نمائندگان اپنے اپنے صوبہ کا چارٹ اور گلدستے لے کر مہمان خصوصی کی انتظار میں کھڑے ہوئے۔ سب سے آگے مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت کے اراکین تھے جب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب تشریف لائے تو سب سے پہلے عزیز عطاء الغفار سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت نے آپ کو مہمان خصوصی کا بیج لگایا۔ بعدہ نمائندگان نے آپکی گلپوشی کی اور گلدستے پیش کئے آپ قطار میں کھڑے تمام خدام سے مصافحہ کرتے ہوئے پنڈال میں تشریف لائے جو کہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا تمام حاضرین احتراماً کھڑے ہو گئے اجتماع کی یہ تقریب آپکی زیر صدارت شروع ہوئی۔ آپ کے ساتھ والی کرسی پر محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ننگلی صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت رونق افروز ہوئے۔ عزیز حافظ مخدوم شریف کی تلاوت و ترجمہ کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے زیر لب دعاؤں کے ساتھ لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا اور ایک بار پھر اسلامی نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ اس موقعہ پر فلیگ پوسٹ کے پاس ہی ۲۰ ممالک کے جھنڈوں کا عکس چھوٹی چھوٹی جھنڈیوں میں پیش کیا گیا تھا اور ساتھ ہی دیوار پر بہت بڑے سائز میں لوائے خدام الاحمدیہ کا نمونہ آویزاں تھا۔ اس کے ساتھ ہی عزیزان شفیق احمد اور الیس ناصر احمد متعلمان مدرسہ احمدیہ قادیان نے خدام احمدیت کا ترانہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ پیش کیا۔ ازاں بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خدام و اطفال کا عہد حاضرین کی معیت میں دہرایا۔ بعدہ مکرم ناصر علی صاحب عثمان نے بانی مجلس خدام الاحمدیہ کا منظوم کلام ؎

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم محمد نسیم خان صاحب مہتمم مقامی اور مکرم مبشر احمد ٹاک صاحب مہتمم اطفال نے علی الترتیب خدام و اطفال کی سالانہ رپورٹ کارگزاری پڑھ کر سنائی اس کے بعد خدام احمدیت نعرے لگا رہے ہیں ترانہ پیش کیا گیا۔

خطاب مہمان خصوصی:۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہم خدا کے نام سے اس تقریب کا آغاز کرتے ہیں اس اجتماع کے انعقاد پر مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ پنڈال اب بہت

طالب دُعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
SPECIALIST IN- LEATHER BELTS, LEATHER
LADIES AND GENTS BAG, JACKETS, WALLETS ETC
19 A, JAWAHAR LAL NAHRU ROAD
CALCUTTA - 700081

PHONE -54 8105
Star CHAPPALS
WHOLLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER
& RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO 7, FAHIMABAD COLONY
KANPUR-1 PIN-208001

C.K. ALAVI
RABWAH WOOD
INDUSTRIES
MANDI NAGAR, VANIYAMBALAM. 679339
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES WOODEN FURNITURE

PH - 26 - 32 87
PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI
P. 48, PRINCEP STREET
CALCUTTA - 700072

چھوٹا ہو گیا ہے اگلے سال کے لئے اس کے متعلق ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضور انور نے برطانیہ کے حالیہ سالانہ جلسہ کے پہلے دن جو نصائح فرمائی تھیں ان میں سے ایک اہم نصیحت یہ تھی کہ مصروفیتوں کے باوجود نماز کی حفاظت کرنا بڑا امتحان ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ایسی نماز کی بالخصوص حفاظت کریں۔ اس کی طرف میں آپ کو ابتداء ہی میں توجہ دلاتا ہوں۔ آخر پر آپ نے فرمایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہمیں دعوت الی اللہ کی طرف بلا رہے ہیں۔ اس کے لئے پہلے اپنے اندر تبدیلی کرنی ضروری ہے حضور کے عطا فرمودہ منصوبہ کے مطابق تیاری کو کوشش کریں اور پھر خدا کے افضال کو کھینچنے کے طریق اختیار کریں جن میں سے اہم طریق دعا ہے۔ آخر پر آپ نے فرمایا کہ جو اجتماع میں شامل ہو رہے ہیں بہت کچھ سیکھیں اور جا کر سکھانے والے بنیں اللہ تعالیٰ ہمیں بہترین خادم بننے کی توفیق دے اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور کارروائی ختم ہوئی بعدہ گراؤنڈ میں فٹ بال کا میچ ہوا۔

شام کے وقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ نشر ہوا جس میں خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کی دعا دیتے ہوئے مبارک باد دی

دوسرا روز:۔ اجتماع کے دوسرے روز کا آغاز ساڑھے چار بجے نماز تہجد سے ہوا جو کہ خدام نے مسجد مبارک میں باجماعت ادا کی۔ نماز فجر اور درس کے بعد بہشتی مقبرہ میں مزار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اجتماعی دعا ہوئی۔ بعدہ ورزشی مقابلہ جات کیلئے وقفہ دیا گیا ۹ بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک علمی مقابلہ جات پنڈال میں ہوئے۔

خصوصی تقریر:۔ ساڑھے گیارہ بجے خصوصی نشست محترم منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ عزیز حافظ مخدوم شریف کی تلاوت کے بعد "احمدی نوجوانوں کی ذمہ داریاں" کے اہم موضوع پر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس وقف جدید و ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے دلچسپ خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب کے بعد دو علمی مقابلے ہوئے۔ نماز ظہر و عصر کے بعد ورزشی اور رات کو دوسری نشست میں علمی مقابلہ جات ہوئے۔

تیسرا روز:۔ باجماعت نماز فجر اور درس کے بعد ۶ بجے سے شام ۴ بجے تک گراؤنڈ میں ورزشی مقابلہ جات ہوئے اس دوران نمازوں اور کھانے کے لئے وقفہ دیا گیا

اختتامی اجلاس و تقسیم انعامات:۔

اگرچہ تینوں روز خدام و اطفال کے ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو شام کے وقت مہمان خصوصی اور علمی مقابلہ جات کے اختتام پر صدر جلسہ کے ذریعہ انعامات اور سندات امتیاز ساتھ ساتھ دیئے جاتے رہے لیکن انعامات خصوصی اختتامی اجلاس کے موقعہ پر دیئے گئے یہ تقریب شام ۵ بجے پنڈال میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب منعقد ہوئی آپ کے ساتھ ہی محترم ڈاکٹر چوہدری محمد عارف صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اسٹیج پر رونق افروز ہوئے۔

مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی مدرس مدرسہ احمدیہ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد محترم صدر صاحب نے خدام و اطفال کا عہد حاضرین کی معیت میں دہرایا۔ این شفیق احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مہمان خصوصی نے بعض علمی و ورزشی مقابلہ جات نیز موازنہ مجالس بھارت میں خدام و اطفال کی اول۔ دوم۔ سوم پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس نیز نمایاں کارکردگی کرنے والی مجالس اور تعاون کرنے والے خدام کو انعامات دیئے۔ امسال بیرونی مجالس میں سے سب سے زیادہ خدام ناصر آباد (کشمیر) سے تشریف لائے۔ اس لئے قائد مجلس ناصر آباد مکرم مبارک احمد ڈار صاحب کو زیادہ نمائندگی کی وجہ سے انعام دیا گیا۔ خدام و اطفال کی ہر دو مجالس میں مجلس ناصر آباد ہی اول پوزیشن کی حقدار قرار پائی۔ اسے علم انعامی و ظاہر ٹرافی دی گئی ۔۔۔ اس موقعہ پر اجتماع کمیٹی کی طرف سے محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو محترم صاحبزادہ صاحب نے اور مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے محترم صاحبزادہ صاحب کو محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے ٹرافی دی۔

ازاں بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے خطاب میں اجتماع کے اختتام پر خدا تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اجتماع کی کامیابی پر فرمایا کہ بحیثیت مجموعی سب کا تاثر ہے کہ ہمارا قدم پہلے سے آگے بڑھا ہے لیکن مزید ترقی کے لئے کوشش کرتے چلے جانا بھارت اور مرکز کی مجلس کیلئے ضروری ہے۔ ازاں بعد وقف نو کے بچوں نے گروپ کی شکل میں ترانہ پیش کیا جس کے بعد محترم خواجہ بشیر احمد صاحب صدر اجتماع کمیٹی نے اجتماع کی کامیابی پر خدا تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے تعاون کرنے والے سرکاری و جماعتی ادارہ جات نیز مہمانان کرام و منتظمین و معاونین کا شکریہ ادا کیا

اس اجتماع کے موقعہ پر مقامی خدام کے علاوہ درج ذیل مجالس و مقامات سے ۱۲۵ خدام نے شرکت کی سعادت حاصل کی مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد۔ برازلو۔ چک ایمرچھ۔ شورت۔ بالسو۔ سرینگر۔ چارکوٹ کالابن۔ بھدرواہ۔ بڈھاناں۔ چھو ژگاں۔ درہ دلیاں۔ سکندرآباد۔ سونگڑہ۔ چیلاکرا کالیکٹ۔ خانپور ملکی۔ کلکتہ۔ اسلام پور (بنگال) کیرنگ

مجلس شوریٰ:۔

۲۲ راکتوبر کو محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت مسجد مبارک میں مجلس شوریٰ ۹ بجے منعقد ہوئی۔ جس میں ۱۲ مجالس کے ۱۹ نمائندگان شریک ہوئے۔ تلاوت کے بعد محترم صدر صاحب نے عہد دہرایا اور دعا کرائی بعدہ مجلس کے تبلیغی تعلیمی تربیتی اور مالی امور کو بہتر بنانے کے لئے غور کیا گیا نیز نمائندگان کی آراء و مشورے نوٹ کئے گئے۔ اجتماع کے تینوں روز تک بک سٹال لگایا گیا گیٹ دارالمسیح سے پنڈال تک بازار بجلی کے چھوٹے قمقموں سے سجایا گیا علمی و ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ تفریحی آئیٹم پیش کئے گئے۔ جس سے حاضرین بہت لطف اندوز ہوئے۔ آخری روز رسہ کشی کا تفریحی منظر پیش کیا گیا۔ تینوں روز مہمانان کے قیام و طعام کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے کیا اسی طرح صبح کے وقت بھی مہمانان کی ضیافت کی گئی جملہ حاضرین کو بھی جلسہ کے دوران چائے پلائی گئی۔ اجتماع کی خبر اور کھیل کی جھلکیاں دوردرشن جالندھر نے نشر کیں۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس میں حصہ لینے اور تعاون کرنے والے جملہ افراد کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

بقیہ اداریہ صفحہ ۲

اور اسی سے تمام مذاہب کی محبت و اتفاق کی پہچان ہے۔ خدا کرے کہ وطن عزیز میں رہنے والے تمام اہل مذاہب اس بنیادی حقیقت کو سمجھیں کہ اس دور میں پہلے سے کہیں بڑھ کر ایمان و اتحاد اور محبت و پیار کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اہل ہند کے لئے جو دعا کی ہے اس پر ہم ان سطور کو ختم کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ ہندوستان کو امن عطا فرمائے اور ہندوستان کے شمالی و جنوب میں نفرتوں کی جو تحریکات چلائی جا رہی ہیں اور ہندوستانی بھائی اپنے ہندوستانی بھائی کے خون کا پیاسا ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ وحشت دور کرے اور سارے ہندوستان کو انسانیت کی اعلیٰ اقدار کے ساتھ وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہندو مسلمان، سکھوں اور پارسیوں اور دیگر مذاہب کے سب لوگوں کو اختلاف مذہب کے باوجود ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور یہ سب اہل ہند کے دل میں جاگزیں فرمائے کہ کوئی سچا مذہب خدا کے بندوں سے نفرت کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ مذہب کی صداقت کا نشان یہی ہے کہ بندگان خدا سے رحمت و شفقت کی تعلیم دے یاد رکھیں! کہ جو مخلوق سے محبت نہیں کرتا وہ خالق سے بھی محبت نہیں کرتا۔" (پیغام جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۰ء)

(منیر احمد خادم)

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری منور احمد صاحب مبلغ امریکہ اپنی والدہ محترمہ اقبال بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی تاج دین مرحوم ربوہ جو گذشتہ سال سے کمزور چلی آ رہی ہیں کی کامل شفایابی اسی طرح موصوف اپنے کاروبار میں برکت، بچوں کی دینی و دنیاوی تعلیم میں ... اور ہر شر سے محفوظ رہنے نیز اچھے رنگ میں خدمت دین کی توفیق کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (چوہدری مسعود احمد قادیان)

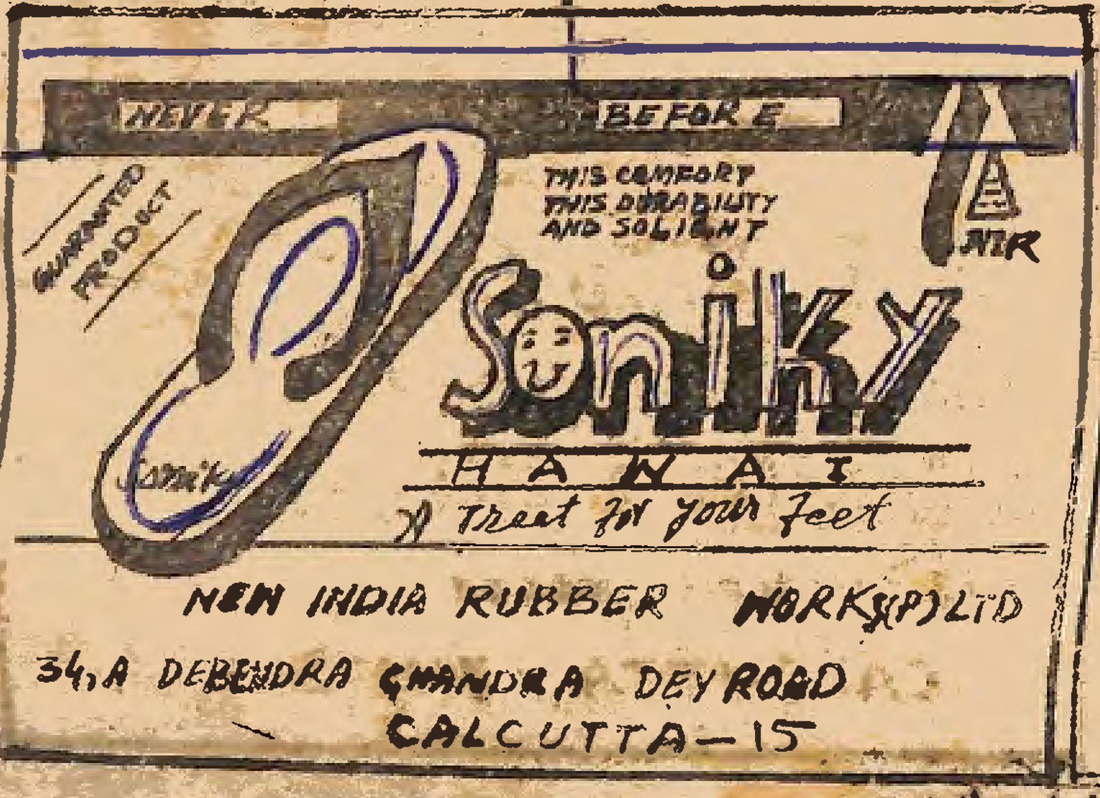

साप्ताहिक 'बद्र'

क़ादियान [पंजाब]

सम्पादक :-
मुनीर अहमद ख़ादिम
उप सम्पादक :-
मुहम्मद नसीम खान
कुरैशी मुहम्मद फ़ज़लुल्लाह

वर्ष 2 हिन्दी भाग — 9 नवम्बर, 1995 — अंक 45

पवित्र क़ुरआन

कर्मों का फल

सो उन के रब्ब ने (यह कहते हुए) उन की (प्रार्थना सुन ली कि मैं तुम में से किसी कर्ता के कर्म को नष्ट नहीं करुगा, भले ही वह पुरुष हो या स्त्री। तुम एक-दूसरे से (सम्बन्ध रखने वाले) हो अतः जिन्हों ने हिजरत (स्वदेश-त्याग) की और उन्हें उन के घरों से निकाला गया तथा मेरी राह में दुःख दिया गया और उन्हों ने युद्ध किया और मारे गए, निस्सन्देह मैं उन के पापों के प्रभाव को उन के शरीर से मिटा दूगा और निस्सन्देह मैं उन्हें ऐसे बागों में दाखिल करुगा, जिन के नीचे नहरें बहती होंगी। (यह सब कुछ) अल्लाह की ओर से प्रतिफल के रुप में मिलेगा और अल्लाह तो वह है कि जिस के पास सब से उत्तम प्रतिफल है।

(आले-इम्रान 121 126)

हदीस शरीफ

पड़ोसियों का महत्व

हज़रत अबहुरैरः (अल्लाह उन से राजी हो) वर्णन करते है कि हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लअम ने फ़रमाया कि जो व्यक्ति अल्लाह पर और महाप्रलय के दिन पर ईमान रखता है अर्थात सच्चा मोमिन है वह अपने पड़ोसी को कष्ट न दे और जो व्यक्ति अल्लाह और महाप्रलय के दिन पर इमान रखता है वह अपने अतिथि का सत्कार करे, और जो व्यक्ति अल्लाह और महा प्रलय के दिन पर ईमान रखता है वह भलाई तथा नेकी की बात कहे या चुप रहे।

(बुख़ारी शरीफ़ किताबुल् अदब भाग 2 पृष्ठ ~89)

हज़रत अबहुरैरः (अल्लाह उन से राजी हो) वर्णन करते हैं कि हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लअम ने फरमाया, "अल्लाह की क़सम! वह व्यक्ति मोमिन नही। अल्लाह की क़सम! वह व्यक्ति मोमिन नही ! अल्लाह की क़सम ! वह व्यक्ति मोमिन नहीं "आप से पूछा गया कि हे अल्लाह के रसूल ! कौन मोमिन नहीं है आप ने फ़रमाया कि वह जिस का पड़ोसी उस की शरारतों और उस के अचानक हमलों से सुरक्षित न हो।

बुखारी शरीफ़ किताबुल् अदद भाग 2 पृष्ठ 889)

मलफ़ूज़ात

अल्लाह ताआला का प्रकृति का नियम एक नेकी से दूसरी नेकी पैदा हो जाती है।

इरशादाते आलिया सय्यदना हज़रत अक़दस मसीह मौऊद अलैहे-स्सलातो-व-स्सलाम

असल बात ये है कि बुरे कामों का नतीजा बुरे काम ही होते हैं इस्लाम के लिए ख़ुदा की प्रकृति का नियम है कि एक नेकी से दूसरी नेकी पैदा होती है। एक अग्नि पूजक बूढ़ा आदमी नव्वे (90) साल की उमर का था। एक हफ्ते तक वर्षा की झड़ी लगी रही। जब वर्षा कुछ थमी तो वह बूढ़ा अपने कोठे पर चढ़कर चिड़ियों को दाने डालने लगा। किसी बुज़ुर्ग ने निकट ले कह कि ऐ बूढ़े ! तू क्या करता है ? उस ने जवाब दिया कि 6-7 दिन से लगातार वर्षा होती रही है। मैं चिड़ियों को दाना डालता हूं कि ये भूखी होंगी। मुझे आशा है कि मुझे इसका उत्तम प्रतिफल मिलेगा उस बुज़ुर्ग ने कहा कि तेरा ये कर्म व्यर्थ है। तू काफिर है तुझे फल कहां मिल सकता है। आगे वे बुज़ुर्ग फरमाते हैं कि मैं (हज) को गया तो दूर से क्या देखता हूं कि वही बूढ़ा (तवाफ़) यानी कांबा का चक्कर लगा रहा है। मुझे हैरानी हुई जब मैं आगे बढ़ा तो पहले वही बूढ़ा बोला कि क्या मेरा दाने डालना व्यर्थ गया ? या इनका प्रतिफल मिल गया !

अब सोचना चाहिए कि अल्लाह ताआला ने एक काफिर के पुण्य का फल भी व्यर्थ नहीं जाने दिया तो क्या मुसलम न के पुण्य का फल व्यर्थ जाने देगा ? मुझे एक (सहाबी) की बात याद आई उन्होंने कहा है रसूलुल्लाह (स.अ.स) मैं ने अपने (कुफ़र) के समय में बहुत से दान (सदक़ात) किए हैं। क्या उनका फल मुझे प्राप्त होगा ? आप ने फ़रमाया कि वही दान तो तेरे इस्लाम लाने का कारण बन गए हैं।

(मलफ़ूज़ात जिल्द प्रथम, पना 46-47)

अर्थात उन्हीं दानो के कारण मैं मुसलमान हो गया। इससे उत्तम प्रतिफल और क्या होगा।

कलाम सैय्यदना हज़रत मसीह मौऊद अलैहिस्सलाम

मुनाजात और तब्लीग़-ए-हक़

अए ख़ुदा ! अए कार साज़ो ! ऐब पोशो किरदिगार।
अए मेरे प्यारे मेरे मोहसिन मेरे परवरदिगार॥
किस तरह तेरा करु अए ज़ुल्मनन शुक्रो सपास।
वह ज़बां लाऊं कहां से जिस से हो यह कारोबार॥
बदगुमानों से बचाया मुझ को खुद बन कर गवाह।
कर दिया दुश्मन को इक हमला से मग़्लूब और ख़्वार॥
यह सरासर फज़्लो एहसां है कि मैं आया पसन्द।
वरना दरगह में तेरी कुछ कम न थे ख़िदमत गुज़ार॥
मैं तो मर के ख़ाक होता गर न होता तेरा लुत्फ़।
फिर ख़ुदा जाने कहाँ यह फेंक दी जाती ग़ुबार॥
आसमां मेरे लिए तूने बनाया इक गवाह।
चाँद व सूरज हुए मेरे लिए तारीको तार॥
तूने ताऊन को भी भेजा मेरी नुस्रत के लिए।
ता वह पूरे हों निशां जो हैं सच्चाई का मदार॥
जिसको चाहे तख़्ते शाही पर बिठा देता है तू।
जिस को चाहे तख्त से नीचे गिरा दे करके ख़्वार॥
देख सकता ही नहीं मैं ज़ोफ़े दीने मुस्तफ़ा।
मुझ को कर अए मेरे सुल्ताँ कामयाबो कम्मगार॥
जो ख़ुदा का है उसे ललकारना अच्छा नहीं।
हाथ शेरों पर न डाल अए रुबए ज़ारो नज़ार॥
क्यों अजब करते हो गर मैं आ गया हो कर मसीह।
खुद मसीहाई का दम भरती हैं यह बादे बहार॥

शेष पृष्ठ 2 पर

आसमां पर दावते हक़ के लिए इक जोश है ।
हो रहा है नेक तवओं पर फ़रिश्तों का उतार ।।
आ रहा है इस तरफ़ अहरार-ए यूरोप का मिजाज ।
नब्ज़ फिर चलने लगी मुर्दों की नागह ज़िन्दावार ।।
इस्मऊ सौतस्समाअ जाअल् मसीह, जाअल् मसीह ।
नीज बिश्नी अज़ ज़मीं आमद् इमामे कामगार ।।
आसमां बारद निशां अल् वक्त मी गोयद ज़मीं ।
ईं दो शाहिद अज् पए मन नाराजन चू बक़रार ।।
अब इसी गुलशन में लोगो राहतो आराम है ।
वक्त है जल्द आओ ऐ आवारगाने दश्ते ख़ार ।।
इक ज़मां के बाद अब आई है यह ठण्डी हवा ।
फिर ख़ुदा जाने कि कब आवे यह दिन और यह बहार ।।
(बराहीन-ए-अहमदिया भाग 5 पृष्ठ 97 संस्करण सन् 1908 ई०)

उत्तम शिक्षाएं

अबु जरी बिन सलीम से खायत है कि मैं मदीने पहुंचा (मैं उस समय तक रसूलल्लाह सल्ललाहो अलैहे वस्सल्लम के बारे में कुछ न जानता था) तथा मैंने एक व्यक्ति को देखा कि लोग उसके पास सवाली बन कर हाजिर होते हैं तथा वह उनको जो कुछ बता देता है इसको स्वीकार करके चले जाते हैं जो कुछ भी उसकी जबान में निकलता है लोग उसको दिल व जान से मानते व स्वीकार करते है । मैंने पूछा यह कौन है लोगों ने मुझे बताया कि यह अल्लाह के रसूल हैं मैं आप की सेवा में हाजिर हुआ तथा मैंने विनती की अलैकस्सलाम या रसूलल्लाह । यह विनती मैंने दोबार की आप ने फरमाया अलैकस्सलाम ने कहो यह मुर्दों का सलाम है (अर्थात जाहिलों के समय मैं लोग इस प्रकार मुर्दों को सलाम करते थें) इसके बजाए अस्सल्लामो अलैक कहो मैंने विनती की क्या आप अल्लाह के रसूल है आप ने फर्माया हां मैं अल्लाह का रसूल हूं उस अल्लाह का जिस की शान यह है कि अगर तुम्हे कोई दुख और तकलीफ़ हो और तुम उस से दुआ करो तो वह तुम्हारे कष्ट को दूर करे तथा अगर तुम पर भूखमरी की मसीबत आ जाए और तुम उससे दुआ करो तो वह तुम्हारे लिये पृथ्वी से पैदावार पैदा करे तथा जब तुम जंगल या मारुस्थल में हो तथा तुम्हारी सवारी का पशु गुम हो जाए तथा तुम उस से प्रार्थना करो तो वह तुम्हारी सवारी के उस जानवर को तुम्हारे पास पहुंचा दे (हदीस बताने वाले जाबिर बिन सलीम कहते हैं कि) मैंने आपसे विनती की मुझे कुछ उपदेश दे आपने फरमाया तुम्हे मेरी पहली नसीहत यह है कि तुम कभी किसी को गाली मत देना जाबिर बिन सलीम कहते है कि इस के बाद मैंने कभी किसी को गाली न दी न किसी आज़ाद को न किसी गुलाम को न ऊंट को न बकरी जैसे किसी पशु को (इसके बाद हजूर ने अपनी बात जारी रखते हुए यह उपदेश भी दिये ।) किसी उपकार को छोटा न समझो तथा तुम अपने भाई से मुसकराते चेहरे के साथ बात किया करो यह भी एक प्रकार का उपकार तथा अच्छा सलूक है । अपना तैबन्द आधी पिण्डलियों तक ऊंचा रखो अगर इतना ऊंचा रखना मन्ज़ूर न हो तो कम से कम टख़नो तक ऊंचा रखो और तहबन्द (धोती) ज़यादा नीचे रखने से परहेज करो क्यों कि यह धमण्ड की बात है तथा अल्लाह ताला को यह बात पसन्द नहीं है तथा अगर तुम्हें कोई गाली दे तथा तुम्हारी किसी बुरी बात का उल्लेख करके तुमको शर्म दिलाए जो वह तुम्हारे बारे में जानता हो तो तुम ऐसा न करो इस स्थिती में इस की सारी बदज़बानी की पूरी जिम्मेदारी उसी पर होगी

जहीर अहमद जावेद

अहमदियत और इस्लाम एक ही वस्तु के दो नाम हैं

अहमदिया सम्प्रदाय के इस सिद्धान्त और विश्वास का उल्लेख कर देना मेरे निबन्ध के लिए अत्यन्त आवश्यक था क्योंकि जैसा कि मैं ने बताया है कि अहमदियत किसी नवीन धर्म का नाम नहीं है । यदि इस व्याख्या के बिना मैं अहमदियत की शिक्षा और उसके सिद्धान्तों को वर्णन करता तो चूंकि वे पवित्र क़ुर्आन के अनुसार और उसी के आश्रित होते, आप लोगों के लिए इस बात का समझना कठिन हो जाता कि मैं अहमदियत का वर्णन कर रहा हूं अथवा इस्लाम का । इस प्रकार जैसा कि आप लोगों को विदित हो गया कि अहमदियत और इस्लाम एक ही वस्तु के दो नाम है । अहमदियत से तात्पर्य इस्लाम को वह वास्तविकता है जो इस युग के युगावतार हज़रत मिर्ज़ा गुलाम अहमद साहिब मसीहमाऊद के द्वारा परमेश्वर ने प्रकट की है ।

अस्तु, अहमदियत की नींव और उसका आधार पवित्र क़ुर्आन एव इस्लाम की शरीअत पर है किन्तु इस तथ्य के होते हुए अहमदियत दूसरे मुसलमान फ़िरक़ों से सर्वथा भिन्न है क्योंकि अहमदयित अपनी शिक्षा की दृष्टि से उस विचारधारा से जो इस समय मुसलमानों के विभिन्न फ़िरक़ों और पार्टियों में प्रवाहित कर रही है नितान्त भिन्न और पृथक है । इसके द्वारा कतिपय सत्यताएं जिन का संसार से लोप हो चुका था पुनः उनको संसार के सम्मुख उपस्थित किया गया एवं कतिपय सत्य और तथ्य जिन का इस युग से विशेष सम्बन्ध है पहले लोगों को उनका ज्ञान ही न था उनको अभिव्यक्त किया गया । इसी प्रकार पवित्र क़ुर्आन के बहुत से तत्व जो शब्दों के नीचे दबे चले आ रहे थे उनको निकाल कर ज्ञान क्षेत्र को समृद्धशाली बना दिया गया । अतः जब मैं अपने निबन्ध और अपने व्याख्यान में यह कहूं कि इस्लाम की यह शिक्षा है तो उस से अभीष्ट वही शिक्षा होगी जो अहमदी दृष्किोण के अनुसार है चाहें दूसरे लोग उसे स्वीकार करते हों अथवा न करते हों जब मैं यह कहूं कि अहमदियत की यह शिक्षा है तो इस का तात्पर्य भी वह शिक्षा ही होगी जो इस्लाम ने उपस्थित की है । कोई नवीन इस्लामेतर शिक्षा नहीं ।

परन्तु इस से पूर्व कि मैं उन शिक्षाओं और विशेषताओं का वर्णन करु जो अहमदियत को दूसरे धर्मों के सम्मुख उच्चासन पर आरुढ़ कर देती मैं भूमिका और प्राक्कथन के रुप में इस बात का उल्लेख कर देना भी आवश्यक समझता हू कि यद्यपि इस धार्मिक सम्मेलन के अधिष्ठाताओं का इस सम्मेलन से कुछ भी उदेश्य हो मेरे निकट ऐसे सम्मेलन का सब से महान् उदेश्य यह होना चाहिए कि उनके द्वारा लोगों को इस बात की तुलना करने का अवसर मिले कि कौन सा धर्म उनको इस उदेश्य का पूर्ति और इष्ट प्राप्ति के लिए सहायक सिद्ध हो सकता है जिस उदेश्य के लिए धर्म की खोज की जाती है । अतः यद्यपि यह आवश्यक नहीं कि इन निबन्धों में तथा उन लैक्चरों में जो इस अवसर पर पढ़े जाएं प्रत्येक आदेश का उल्लेख किया जाए किन्तु यह आवश्यक है कि प्रत्येक धर्म की सैद्धान्तिक शिक्षा का एक संक्षिप्त परन्तु सम्पूर्ण चित्र उपस्थित कर दिया

बब्बल प्रिंटिंग प्रैस, कादियां फोन 20121
प्रिंटर व पब्लिशर मुनीर अहमद हाफ़िज़ाबादी